

T01-02JAN2024---ASHFAQ/ED.WAQAS---1030AM



THE  
SENATE OF PAKISTAN  
DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Friday the January 05, 2024  
(334<sup>th</sup> Session)  
Volume XV, No.05  
(Nos. )

*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad*  
Volume XV                           SP.XV (05)/2024  
No.05                                    15

## Contents

1.	Recitation from the Holy Quran .....	1
2.	Fateha.....	2
3.	Senator Saadia Abbasi on the sad demise of the Ex-Senator and Ex-Federal Minister, Mr. Sartaj Aziz.....	2
4.	Questions and Answers .....	3
5.	Leave of Absence.....	26
6.	Point raised by Senator Muhammad Ishaq Dar, Leader of the House regarding the Insufficient spending on Health and Education .....	28
	• Senator Manzoor Ahmed Kakar.....	30
	• Senator Dilawar Khan .....	30
	• Senator Syed Ali Zafar.....	31
7.	Presentation of report of the Standing Committee on Interior on [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023] .....	32
8.	Presentation of report of the Standing Committee on Interior on [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023] .....	33
9.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation (Amendment) Bill, 2023.....	33
10.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023 .....	33
11.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023 .....	34
12.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Societies Registration (Amendment) Bill, 2023 .....	34
13.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023.....	34
14.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023 .....	35
15.	Calling Attention Notice by Senator Zeeshan Khan Zada regarding the problems being faced by the farmers due3 to shortage of urea and its soaring rates.....	36
	• Murtaza Solungi, Minister for Parliamentary Affairs .....	40
16.	Point raised by Senator Mushahid Hussain Sayed on the Palestine-Israel conflict and recognizing the role of Hamas in Palestinian cause.....	41
17.	Point of public importance raised by Senator Dost Muhammad Khan regarding the grievances of internally displaced persons of FATA and Swat .....	44
	• Senator Muhammad Tahir Bizinjo .....	46
	• Senator Mushtaq Ahmed.....	47
	• Senator Muhammad Qasim.....	48
	• Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House.....	49
18.	Point of Public Importance raised by Senator Molvi Faiz Muhammad regarding grievances of the Baloch protesting in the capital.....	52
	• Senator Sana Jamali.....	53
	• Senator Kauda Babar .....	54
	• Senator Bahramand Khan Tangi .....	56
19.	Motion under Rule 262 moved by Senator Dilawar Khan regarding Dispensation of Rules .....	58

20.	Resolution moved by Senator Dilawar Khan regarding temporary postponement of General Elections in the country owing to deteriorating law and order situation and frosty weather in Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa .....	59
●	Senator Afnan Ullah Khan.....	61
●	Senator Hidayatullah .....	65
●	Senator Manzoor Ahmed Kakar.....	67
●	Senator Kauda Babar .....	70
●	Senator Afnan Ullah Khan.....	72
●	Senator Hidayat Ullah .....	74
●	Senator Prince Ahmed Umar Ahmedzai .....	76
●	Senator Manzoor Ahmad.....	77

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

Friday, the January 05, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

---

### Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْنُوا قَوْمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَا تَعْدِلُوْا  
إِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ  
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ۔ کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے۔ عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لا کیں اور نیک کام کریں ان کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا جرو ثواب ہے۔

سورۃ المائدہ (آیات نمبر ۶۸-۷۰)

جناب چیئرمین: السلام علیکم۔ جمہ مبارک۔

### **Fateha**

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! ہمارے سابق سینیٹر کی گزشتہ دونوں وفات ہوئی ہے تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب! آپ سابق سینیٹر سرتاج عزیز (مرحوم) وزیر خارجہ بھی رہے ہیں، ان کے لیے دعائے مغفرت کرائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! وزیرستان میں 6 مزدور شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کرائیں۔

جناب چیئرمین: جی! ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کرائیں۔

(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی! سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ۔

### **Senator Saadia Abbasi on the sad demise of the Ex-Senator and Ex-Federal Minister, Mr. Sartaj Aziz**

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب! آپ کا شکریہ۔ میں جناب سرتاج عزیز (مرحوم) کے لیے جند الفاظ کہنا چاہتی ہوں اور میں بتانا چاہتی ہوں کہ وہ پاکستانی کی ایک بہت بڑی ہستی تھے۔ ان کی زندگی کے کئی careers رہے، انہوں نے international organizations کے لیے بھی کام کیا، وہ پاکستان مسلم لیگ کے سیکریٹری جزل بھی رہے، اس ایوان کے سینیٹر بھی رہے، وہ پاکستان کے وزیر خزانہ بھی رہے۔ جناب سرتاج عزیز (مرحوم) کی education میں بے پناہ خدمات ہیں، انہوں نے Beacon House School System کو آگے بڑھایا اور وسعت دی، اس کا credit جناب سرتاج عزیز (مرحوم) کو جاتا ہے، اس بات کو Beacon House School System acknowledge کرتا ہے۔

جناب! انہوں کے اس کے بعد کئی کتابیں لکھیں جو پاکستان کی سیاست اور معیشت پر تھیں۔ وہ agriculture کے ماہر تھے، اس کی جو پچیدگیاں تھیں جو پاکستان کی economy میں agriculture کی contribution ہو سکتی ہے، وہ اس subject پر عبور رکھتے تھے۔ FATA کا جب merger ہوتا جناب سرتاج عزیز کی سب سے بڑی contribution ہے، اس legislation میں ہے جو ان دونوں ایوانوں سینیٹ اور قومی اسمبلی سے pass کی گئی، وہ credit جناب سرتاج عزیز صاحب (مرحوم) کو جاتا ہے۔ آگے T02 ہے۔

سینیٹر سعدیہ عبادی۔۔۔ جاری۔۔۔ جب فاتاکا merger ہونا تھا تو اس میں سرتاج عزیز صاحب کی سب سے بڑی contribution ہے۔

وہ legislation جو سینیٹ اور قومی اسمبلی دونوں ایوانوں سے پاس کی گئی وہ credit بھی سرتاج عزیز صاحب کو جاتا ہے۔

وہ انتہائی بردبار شخصیت تھے۔ محب وطن پاکستانی تھے، ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ پاکستان کی خدمت کے لیے گزری، وہ پاکستان کے مسائل پر عبور رکھتے تھے۔ جب بھی ان کے ساتھ کوئی بیٹھتا تھا تو انہوں نے کبھی بھی معیار سے گری ہوئی گفتگو نہیں کی۔ سرتاج عزیز صاحب نے ہمیشہ پاکستان کے مسائل اور ان کے حل پر بات کی۔ جب ان کے ساتھ بیٹھتے تھے تو یہ احساس ہوتا تھا کہ آپ ایک legend کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی contributions کو اس ایوان کو acknowledge کرنا چاہیے۔ ان کے خاندان کو یہاں سے ایک خط جانا چاہیے اور یہ بتانا چاہیے کہ سرتاج عزیز صاحب پاکستان کی عوام کے لیے کیا معمنی رکھتے تھے۔

ان کی تمام ترقابلیت ایک طرف لیکن ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی integrity تھی۔ ان کی اس integrity کے خلاف کبھی کسی نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ پاکستان کی تاریخ کے ستر سالوں تک سرتاج عزیز صاحب کا کوئی نہ کوئی role and contribution رہا لیکن کبھی بھی سرتاج عزیز صاحب کے بارے میں کسی نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے اپنے ذاتی مفادات کو ملکی مفادات پر ترجیح دی ہو۔ یہ ان کی سب سے بڑی contribution ہے۔ میں ان کی family کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ ہم ان کی خدمات کو acknowledge کرتے ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی دوست محمد خان صاحب، آپ کو میں question hour کے بعد time دے دوں گا۔ ابھی Question hour ہے، آپ ضرور تقریر کریں گے۔ تشریف رکھیں۔

### Questions and Answers

جناب چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Q.No.128.

جناب چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Q.No.129.

جناب چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Q.No.130.

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Q.No.133.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جی چیئرمین صاحب۔ خمنی سوال تو ہے کیونکہ بہت اہم سوال ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ادویات کی قیتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس کی حکومت نے تردید کی ہے۔ مجھے بہت دکھ اور افسوس ہے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آج یہ سوال آئے گا و گرنہ میں ادویات اپنے ساتھ لے آتا اور بتاتا کہ قیتوں میں 200 سے 300 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ صرف ایک مرگی کی دوائی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب، آپ صرف یہ پوچھیں کہ ادویات کی قیتوں میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی اور سوال ہے تو پوچھیں، specific رہا کریں۔ برآمدہ بانی تقریر نہ کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: انہوں نے کہا ہے کہ مئی 2023 کے بعد ادویات کی قیتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ جناب چیئرمین، بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے اور میں اس جواب سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں، یہ ایوان اور عوام اس بات کی گواہ ہیں۔ ادویات کی قیمتیں لوگوں کی دسترس سے باہر ہو چکی ہیں۔

Honourable Minister for National Health: منظر صاحب کو جواب دینے دیں۔ Services please.

ڈاکٹر ندیم جان (وفاقی وزیر برائے صحت): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب آپ نے سوال کیا جس کا ہم جواب دینے کو تیار ہیں۔ قصہ یہ ہے کہ ہمارے دور میں as per policy کوئی دوائی بھی آٹھ آنے بھی مہنگی نہیں ہوئی ہے۔ آپ جو فرمارہے ہیں کہ ادویات مہنگی ہوئی ہیں وہ کیسے ہوئی ہیں۔ جناب والا! 2018 میں پالیسی بنتی ہے، اس میں لکھا جاتا ہے کہ 7% on essential pharmaceutical companies, Consumer Price Index (CPI) کے تحت ازخود اور 10% on non-essential goods کے تحت قیمتیں raise کر سکتی ہیں۔ پھر 2022 میں policy review ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ 20% on non-essential اور 14% on essential CPI کے تحت قیمتیں raise کر سکتے ہیں۔ آپ جو فرمارہے ہیں وہ اسی پالیسی کے تناظر میں CPI کے تحت قیمتیں raise کی ہیں۔ ہم نے آٹھ آنے بھی قیمتیں نہیں raise کی ہیں۔ اضافہ اسی CPI کے

تحت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس اگر کوئی ثبوت ہے تو وہ لا میں تاکہ ہم اس پر inquiry کریں کیونکہ وہ illegal ہے۔ ہم اسے منطقی انجام تک پہنچائیں گے اور اس پر disciplinary action بھی لیں گے۔

تیری بات یہ کہ ہم پر اتنا pressure ہے کہ 262 ادویات آئی ہیں کہ یہ hardship medicines ہیں اور آپ ان کی قیمتیں بڑھائیں، چونکہ عوام کی طاقت خرید کا ہمیں پتا ہے کہ وہ یہ نہیں خرید سکیں گے۔ ہم at a very heavy cost resist کر رہے ہیں۔ اس بابت میں نے international and national Pharmaceutical Industries کے ساتھ بے شمار meetings کی ہیں۔ ابھی تک تو ہم کسی ایک بہانے یا دوسرے بہانے قیمتیں hold on رکھ کے ہیں لیکن کچھ جگہوں پر انہیں loss ہو رہا ہے۔ ہمیں DRAP نے بتایا کہ 10-15 ایسی ادویات ہیں جس میں انہیں نقصان ہو رہا ہے لیکن وہ produce at their loss ہو رہا ہے۔ اس کے لیے ہم DRAP سے کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ ایک round table کریں، اس کا forensic کر رہے ہیں۔ اس کے لیے ہم analysis ہو۔

جناب چیئرمین: مشترق صاحب آپ تشریف رکھیں، جواب سننے دیں، پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی وزیر صاحب۔  
ڈاکٹر ندیم جان: اس مسئلے کو بھی ہم resolve کر رہے ہیں تاکہ Pharmaceutical Industry کو affect بھی نہ ہو،  
جذب چیئرمین: اس مسئلے کو بھی ہم intact medicine supply کے حوالے سے ہے جسے ہم نے steps ہما را  
کوئی بھی شہری اپنے موبائل فون سے ہمیں اپنی شکایت درج کرو سکتا ہے، اسے monitor بھی کیا جاتا ہے، مجھے اس کی تعداد بھی معلوم  
ہے، ابھی تک 77 لوگوں نے pricing کے حوالے سے شکایات کی ہیں جو address بھی ہوئی ہیں۔ ہمارا ایک portal بھی ہے،  
ہماری ایک telephone service 24/7 and email regular monitor بھی ہے، ہم 24/7 and email ہم کے علاوہ ہم  
market surveys sensitive Medicine shortage, quality ہی کی قیمت یہ بہت ہی  
بات ہے۔ آپ تمام بڑے ہی فاضل لوگ ہیں، ٹیلی وژن اور میڈیا کو دیکھتے ہیں، ہماری spurious medicine, pricing and  
volume of the hoarding کے خلاف روزانہ کارروائی ہوتی ہے اور اسے ہم encourage کر رہے ہیں لیکن الیہ یہ ہے کہ  
problem بہت زیادہ ہے۔ ہم سے جو ہو رہا ہے وہ ہم کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی ثبوت دے دیں تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ انہیں 7% essential بڑھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ آپ انہیں شکایت بتا دیں پھر منشہ صاحب اس پر action میں گے۔ جی سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ، سینیٹر مشتاق صاحب کا سوال بہت valid ہے کیونکہ اس وقت کروڑوں لوگ اس سوال سے attached ہیں کیونکہ غریب لوگ اس مسئلے سے متاثر ہو چکے ہیں۔ جب ڈاکٹر صاحب انہیں دوائی لکھ کر دیتے ہیں تو وہ بغیر دوائی خریدے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ 77 لوگوں نے انہیں complaint کی ہے۔ میری ضمنی سوال کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ اس سوال کو آپ Standing Committee کو بھجوادیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کو ضمنی سوال کیا ہے، کمیٹی کی بات بعد میں ہو گی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ادویات کی قیمتیں unbelievable بڑھ چکی ہیں اور ساتھ ساتھ میری درخواست ہو گی کہ اسے Standing Committee کو بھجوادیں تاکہ محترم سینیٹر صاحب انہیں وہ ثبوت دے دیں کہ کتنے فصد قیمتیں بڑھی ہیں کیونکہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ قیمتیں نہیں بڑھی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے اچھی suggestion دی ہے۔ جی سینیٹر کامران مرتفعی صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر کامران مرتفعی: جناب چیئرمین! دو باتیں ہیں، ایک طرف تو ادویات کی قیمتیں میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے علم میں نہیں ہے اور ہمیں اس کا ثبوت دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک چیز یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی کے لیے draw balance کرنے کے لیے ہپتا لوں میں وہ ادویات دستیاب ہوتی ہیں۔ وہ ادویات جو قیمتی یا مہنگی کمالتی ہیں، کیا ہمارے Federal Government Hospitals میں دستیاب ہیں اور کتنے فصد لوگوں کو free of cost وہ ادویات ملتی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر برائے صحت۔

ڈاکٹر ندیم جان: جناب چیئرمین! ہمارے جو Federal Government Hospitals ہیں وہاں shortage of medicines کی وجہ کیا ہے، وہاں ان کی total liabilities 12 billion rupees ہیں۔ ہماری liabilities کی بن رہی hospitals, medicines, equipments and utility bills technical ہیں جس میں شامل ہیں۔ وہاں سے

نہیں آئی تو ہم نے کچھ اس طرح کیا کہ ہمارے پاس کچھ میسے یہاں سے اور کچھ وہاں سے نجگے تو وہ ہم supplementary grant essential life-saving drugs supply کے لیے allocate کر دیے تاکہ وہ متاثر نہ ہو لیکن اس میں وقت ضرور لگا۔ آپ نے جو کہا ادویات نہیں مل رہی ہیں، ادویات اس تعداد سے نہیں مل رہیں جو کہ ملنی چاہیسیں لیکن ایسی severe shortage کی وجہ سے ہے، جسے ہم حل کر نہیں ہے کہ بالکل نہیں مل رہیں کیونکہ ہمارے نظر اس پر ہے۔ آپ نے جو عرض کیا وہ مسئلہ liabilities کی وجہ سے ہے، جسے ہم حل کر رہے ہیں بلکہ ہم آپ سے بھی تعاون کی استدعا کر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ ہماری آواز میں۔۔۔ آگے جاری۔۔۔ (T03)

T03-05JAN2024

FAZAL/ED: Waqas

10:50 AM

ڈاکٹر ندیم جان جاری ہے۔۔۔ کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ ہماری آواز میں مزید توانائی اور قوت آجائے تاکہ یہ سن سکیں۔

شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر زر قاسمہروردی یئور صاحب۔ تشریف نہیں لائی ہیں۔

[Def. Q. No. 87]

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

[Q. No. 87]

Mr. Chairman: Supplementary question please.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا مفسٹر صاحب سے سوال تھا کہ ملک میں گزشتہ تین سالوں کے دوران ایچ آئی WHO کی جانب سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیلات اور اس کا استعمال کیا ہے؟ مفسٹر صاحب کی طرف سے جواب ہے پتا نہیں کہ میں اس کے بارے میں کیا کھوں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں لیکن تھوڑا سا سوچ کر پوچھوں گا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ WHO ہمیں مکینی معاونت فراہم کرتا ہے۔ علاوہ ازیز WHO نے COVID اور حالیہ سیلاب سمیت ہنگامی حالات کے دوران بھی خدمات فراہم کی ہیں۔ لیکن تیری جگہ پر لکھتے ہیں کہ WHO حکومت پاکستان کو فنڈز فراہم نہیں کرتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنا فنڈ فراہم کیا ہے اور حکومت نے کہاں پر استعمال کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، مفسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ندیم جان (وزیر برائے بینشل ہیلتھ سروسز ریگولیشنز ایڈ کو آرڈینیشن) : جناب چیئرمین! WHO & UNICEF کبھی حکومت پاکستان کو فنڈز فراہم نہیں کرتے۔ بہرہ مند خان تنگی صاحب! آپ یاد رکھ لیں کیونکہ آپ کا سوال ہمیشہ اسی حوالے سے آتا ہے۔ ہمارا جواب ہر مرتبہ یہی ہوتا ہے کہ WHO & UNICEF ہمیں پیسے نہیں دے رہے ہیں۔ ہم ان کو امداد کے لیے لکھ دیتے ہیں۔ پھر وہ خود procurement کرتے ہیں۔ پھر سارے فنڈز وہ خود اپنے contractor یا sub-contractor کے ذریعے transfer کرتے ہیں۔ ہمارے اکاؤنٹس میں ان کے پیسے نہیں آتے۔ جناب چیئرمین! میں نے یہی سوال اپنے پانچ چھ مہینوں میں کوئی دس مرتبہ سنائے۔ WHO سے حکومت پاکستان کو آٹھ آنے بھی نہیں ملتے۔ انہوں نے بینسر کے لیے 550 million روپے خرچ کیے ہیں۔ ٹیکنیکی معاونت اور دوائیاں اور ٹریننگ فراہم کیے ہیں۔ وہ بی کے لیے انہوں نے 777 million روپے خرچ کیے ہیں۔ سیلاب میں انہوں نے دوائیاں، nets، kits اور ٹریننگ فراہم کیے ہیں۔ وہ حکومت پاکستان کو کچھ بھی نہیں دیتے۔ یہ بات آپ یاد رکھیں۔ HIV کے لیے انہوں نے 1.3 million روپے فراہم کیے ہیں۔ Hepatitis C کے لیے بھی انہوں نے فنڈز فراہم کیے ہیں۔ یہ بار بار یہی سوال پوچھتے رہتے ہیں۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی! آپ ذرا یہ لکھ لیں۔ & WHO ہماری حکومت کو پیسے نہیں دیتے۔ UNICEF

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میر احمد تم مفسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ کیا یہ سچ ہے کہ COVID کی ایک نئی قسم پاکستان میں آگئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اس کو control کرنے کے لیے اور اس کی awareness کے لیے آپ نے ابھی تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ اس کے بارے میں ہم نے سنائے کہ اس سے کوئی نموذیا ہو جاتا ہے اور لوگ مر جاتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، مفسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ندیم جان: جناب چیئرمین! میں سینیٹ کو بتاتا ہوں کہ ابھی تک پاکستان میں کوئی ایسا کیس نہیں آیا ہے۔ ہم red alert پر ہیں۔ ہم نے کیا steps لیے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے جو points of entry ہیں ان کو ہم نے strengthen کیا ہے اور ہم نے کیا ہے۔ ہم out of the way چھیڑا سا way کیا ہے۔ ہم ان چیزوں کے بارے میں mandate کیا ہے۔ ہم random چیک کریں کہ 1 NL تو نہیں آ رہا ہے۔ ابھی تک کوئی کیس سامنے نہیں آیا۔ الحمد للہ ہمارا یہاں ٹرینر سسٹم تمام صوبوں میں فعال ہے۔ وہ سارے ٹیسٹ کر سکتے ہیں۔ ضلعی سطح پر rapid testing ہو سکتی ہے لیکن ہم کو شش کر رہے ہیں یہ ٹکنالوجی

ہم ضلعی سطح پر بھی کر سکیں۔ ہم نے تمام ضلعوں میں ٹریننگ دی ہے۔ Experts موجود ہیں جو detect کر سکتے ہیں، جو response کر سکتے ہیں اور جو سسٹم کو چلا سکتے ہیں۔ 150 اصلاح میں ہم نے disease surveillance and response unit فائم کیے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کر دوں کہ میں نے خود تین مرتبہ advisory جاری کی ہیں لیکن میں ایک افسوس بھی کرتا ہوں۔ ہم بھجوائے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ PEMRA کو advise کر دیں کہ public service messages ہوتے ہیں یہ تمام چینلوں پر چلا کیں۔ جس طرح آپ نے نشان دہی کی ہے ہمیں بھی دکھ درد ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں غلط فہمیاں ہوں۔ Advisory ہم نے چلا کی ہیں کہ کیس موجود نہیں ہے لیکن ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے یہ یہ احتیاطی تدابیر کرنی ہیں۔ یہ influenza like illness ہے۔ اس سے صرف آپ نے احتیاطی تدابیر اپانے ہیں۔ اپنا خیال رکھنا ہے۔ باقی کا عمل ہمارا بھی جاری ہے۔ مزید COVID vaccines کی وہ COVID vaccine کی ہے۔ اگر variant بھی ہے تو وہ اس کے خلاف immunity یا باسکتی ہے۔

جناب چیئرمین: منشہ صاحب! اگر آپ کبھی کبھی اس طرح ہاؤس میں آکر بتائیں گے تو پورے پاکستان کو پتا چل جاتا ہے۔ سینیٹر فوزیہ ارشد صاحب! ضمنی سوال۔ سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا جو concern ہے وہ یہ ہے کہ منشہ صاحب نے یہ فرمایا کہ ہمیں cash نہیں ملتا۔ کہ جو We get everything in kind that is understandable but I would like to know آپ کو kind ملتا ہے they do it on their own وہ اپنی مرخصی سے وہ kind دیتے ہیں یا آپ کی requirement ہوتی ہے۔ ان اداروں کو آپ اپنی requirement پہنچ دیتے ہیں۔ Are you satisfied with the numbers of vaccines جو بھی آپ کو دوائیاں ملتی ہیں وہ ہماری ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ Are you happy with that or do you think کہ وہ آپ کی demand سے کم دوائیاں آپ کو فراہم کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منشہ صاحب۔

ڈاکٹر ندیم جان: شکریہ، سینیٹر صاحب۔ جو mechanism ہے وہ ہمارے ساتھ طے ہو جاتا ہے کہ ہماری needs کیا ہیں۔ ہم اپنی ضروریات ان کو بتاتے ہیں۔ پھر کس طرح وہ ہمیں فراہم کرتے ہیں یہ ان کا کام ہے۔ وہ سسٹم کو support کرتے ہیں وہ رقم ہمیں فراہم نہیں کرتے۔ اگر دوائیوں کی ضرورت ہے تو وہ خود خریدتے ہیں اور ہمیں فراہم کرتے ہیں۔ ہماری ضروریات کے مطابق وہ ہمیں فراہم

کرتے ہیں۔ جیسے سیلاب اور COVID میں انہوں نے ہمیں ادویات فراہم کی ہیں۔ باقی بھی جو جو ضروریات ہوتی ہیں وہ ہمیں فراہم کرتے ہیں۔ ہماری ضروریات اتنی زیادہ ہیں جو tickling bomb population growth ہے۔ ہم اگر اس پر قابو نہیں پائیں گے تو یہ مسئلہ مزید گھمیں ہو گا۔ ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ضروریات ہماری بڑھ رہی ہیں اور وسائل کم ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی donor آپ کو مکمل طور پر support نہیں کر سکتا۔ پھر میں نے پچھلے سیشن میں عرض کیا تھا کہ ہماری health allocation one percent of GDP کے لیے challenges ہیں۔ ہمارا سسٹم بھی بھی کمزور آگئے۔ ہماری خواہش ہے کہ دو فیصد تو ہمیں ملے۔ ہمیں تو یہ پانچ فیصد چاہیے۔ ہمیں کتنے ہیں۔ ہمارا سسٹم بھی بھی کمزور ہے۔ ہم نے اس میں invest کرنا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر۔ تشریف نہیں لائے۔

[Q. No. 88]

جناب چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر۔ تشریف نہیں لائے۔

[Q. No. 89]

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

[Q. No. 90]

Mr. Chairman: Supplementary question?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا منشیر صاحب سے سوال ہے کہ غیر معیاری اور جعلی ادویات کی روک تھام کے لیے حکومت کے پاس کوئی strategy ہے۔ اس لیے کہ اس وقت قیتوں کے متعلق لوگ پریشان ہیں تو دوسری طرف عوام جعلی ادویات کی وجہ سے بھی پریشان ہیں۔ ڈاکٹر ادویات لکھ دیتے ہیں تو عوام ان کو خریدتے ہیں اور کھاتے ہیں مگر ان پر کوئی اثر ان ادویات کا نہیں ہوتا۔ منشیر صاحب نے منشیر کی طرف سے 7 steps already یہ steps cross ہیں۔ ایک آپ کے پاس tools ہیں تو پھر اس وقت پورے ملک میں دو نمبر نہیں، بارہ نمبر دوائی کیوں ہے؟۔۔۔ (آگے T04 پر جاری ہے)

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: (جاری) پھر اس وقت پورے ملک میں دونبڑ نہیں، بارہ نمبر دوائی کیوں ہے؟ آپ جب ان tools کو monitoring mechanism کے لیے استعمال کرتے ہیں تو جعلی ادویات میں کمی کیوں نہیں آئی اور دونبڑ دوائیاں کیوں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for National Health Services, please.

ڈاکٹر ندیم جان: جناب! بہرہ مند صاحب بہت عرصے سے سینیٹ میں ہیں اور یہ problem بھی بہت عرصے سے چل رہی ہے۔ یہ کوئی ایک دو میں کی بات نہیں ہے۔ اگر میں پچیس سال پہلے چلا جاؤں تو پچیس سالوں کا تو مجھے پتا ہے کہ spurious medicines proliferate کر رہی ہیں، ان دوائیوں نے مارکیٹ کو flood کیا ہوا ہے۔ سوال یہ پوچھا گیا کہ ہم نے کیا کیا ہے اور کیا ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نے red alerts جاری کی ہیں، ہمارے دور میں بنے ہیں، ہم نے ان کو implement کر دیا ہے تاکہ track کر سکیں اور پھر fake medicines کا قلع قلع کر سکیں۔ اسی طرح ہم نے hard actions بھی لیے ہیں۔ بہرہ مند صاحب ایک باخبر انسان ہیں، لیں۔ وی پر دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری روزانہ کارروائیاں ہوتی ہیں۔

ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں کہ ایک health devolved subject ہے لیکن ہمارا ایک coordination mechanism ہے۔ ہم نے صوبوں کے ساتھ ایک task force بنائی ہے تاکہ Scale of the problem is پر مل کر کام کر سکیں اور وہ جاری ہے۔ medicines and pricing of medicines کہ شاید آپ کو بہت زیادہ progress نہیں نظر آرہی لیکن جو نظر آرہا ہے، حقیقت کو جھੁکانا بھی حقیقت کے خلاف ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر محسن عزیز! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ منظر صاحب سے میرا سوال ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ caretaker کا ایک limited role ہے اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ یہ long government ہیں اور اس میں کوئی بناوٹ نہیں ہوئی لیکن میں یہ سمجھنا چاہ رہا تھا کہ کافی سارے outstanding issues and problems یہ گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں آپ کی طرف سے کوئی out of box and out of routine, actions پر issues

ایسے drastic steps نظر نہیں آئے جس طرح کہ بعض دوسرے issues میں اٹھائے گئے اور اس میں اچھائی کی طرف بھی بڑھے ہیں۔ اس طرف ہمیں ایسے اقدامات نظر نہیں آئے۔ Spurious and sub-standard drugs are openly and easily available in the market.

Mr. Chairman: Honourable Minister for Health Services, please.

ڈاکٹر ندیم جان: جہاں تک policies, strategies and systems کی بات ہے، وہ تو ہم نے رانج کر دیے۔ آپ کو five WHO accredited labs کی accreditation ہے۔ ہم وہ ملک ہیں کہ ہمارے پاس WHO accredited implementation labs ہیں۔ ہمیں ensure ہیں۔ ہمیں implementation کرواتی ہیں ہماری law enforcement agencies اور پھر جو ہماری pharma industry ہے، پھر health workforce اور پھر باقی problems consumers and stakeholders. میں اور ہمیں آرہی ہیں۔ آپ نے جو کہا کہ آپ کو نظر نہیں آرہا۔ میں دوبارہ کہہ دیتا ہوں۔ ایک تو پاکستان first time in the history, global health security summit ہمارا ملک ایک game changer in the history of public health. جا رہا ہے۔ ایک lead ہے اور دنیا کو بھارہا ہے کہ جو pandemics آتی ہیں، اس کے لیے capacity ہے۔ آپ اس transfer کو غریب اور capacity middle-income countries کریں۔ یہ کام ہم پاکستان میں ہیں ہے۔ آپ اس APIs کو گیارہ جنوری کو کر رہے ہیں۔

دوسری جو ہم نے بنائی ہے، وہ medicines کے حوالے سے ہے۔ پاکستان میں وہ game changer strategy ہے۔ ہمیں بن رہیں، یعنی وہ Pharma base ہوتے ہیں۔ ہم نے "Pharma Park" کے نام سے۔ ہم اس کے under SIFC کے initiative کی molecules جو medicines کے building capacity molecule ہے۔ ہماری بہت سارے مالک کے ساتھ اس پر گفت و شنید جاری ہے اور وہ appetite بھی نظر آرہی ہے اور اسے ہم آگے transfer ہو۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم ان شاء اللہ، اپنے دور میں at least 100 molecules اور اس کا حل چاہتے ہیں اور عمل Medicines بنا سکیں۔ کے حوالے سے یہ ایک chronic issue ہے، ہم پر اس کا حل چاہتے ہیں اور عمل ہی ہے۔ ان شاء اللہ، وہ آرہی ہے اور Pharma Park بن جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترم سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q.No.91)

جناب چیئرمین: جناب سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

(Q.No.93)

جناب چیئرمین: کوئی سخنی سوال؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ طبی آلات اور ادویات کی قلت ہے تو حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ ہاں، یہ قلت ہے۔ خیر پختونخوا میں بھی ہے اور اسلام آباد میں بھی ہے لیکن ساتھ یہ لکھا ہے کہ ہم نے پیرا سیٹامول گولیوں اور suspension کی قلت کا مسئلہ حل کر لیا۔ کیسے حل کر لیا؟ پیرا سیٹامول گولیوں اور suspension کی قلت پیدا ہو گئی، لوگوں کی چڑی اکھاڑلی، اس کے بعد خود بخود وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ ابھی آپ جواب میں دیکھیں، انہوں نے لکھا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ کا سوال کیا ہے۔ تقریر کے علاوہ کیا سوال ہے، وہ بتائیں۔ تقریر تو آپ ضرور کریں گے۔

سینیٹر مشتاق احمد: آپ PIMS کا معاملہ دیکھ لیں۔ لکھا ہوا ہے کہ اس وقت دوائیوں کی قلت کا سامنا ہے۔ PIMS نے خود کہا ہے۔ پھر پولی کلینک کے متعلق لکھا ہے کہ وہاں دوائیوں کی قلت کا سامنا ہے۔ دوائیوں کی لست دی گئی ہے۔ پولی کلینک میں Anti-Rabies vaccination کے ساتھ لکھا ہے کہ وہاں دوائیوں کی قلت کا سامنا ہے۔ دوائیوں کی لست دی گئی ہے۔ پولی کلینک میں اس قلت کو ختم کیوں کر رہی؟ لوگوں کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for National Health Services please.

ڈاکٹر ندیم جان: جیسے میں نے پہلے بھی بتایا کہ قلت کا scale ایسا نہیں ہے۔ Scientifically بات کرتے ہیں، میں ہر شام DRAP کے ساتھ ایک zoom meeting کرتا ہوں۔ وہ market analysis guide کرتے ہیں۔ اگر وہ مجھے غلط ہیں اور آپ کی زیادہ information ہے تو آپ share کریں، ہم اسے cross check کریں گے۔ Heparin, carbamazepine, lithium اور دو اور ہیں جن کے کچھ جگہوں پر issues کے shortage آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ انسولین کی کوئی shortage نہیں ہے۔ کل بھی میری بات ہوئی اور میں نے بڑی تاکید کی، میں نے آپ کا reference دیا تھا کہ سینیٹر مشتاق First time in کہہ رہے ہیں کہ shortage ہے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے۔ جناب! میں وجہ بتاؤں گا کہ ہم نے کیا کیا۔

the history, registration and licensing of medicines in the DRAP has been made online. اس کے اندر ہم نے fast track human interaction ختم کر دیا ہے۔ اس کو کہ کیا ہوا کہ مارکیٹ میں مزید انسولین آگئی کیونکہ registration کا عمل آسان ہو گیا لیکن نام وہ نہیں تھا۔ Novo Nordisk انسولین کی جو shortage تھی، اس کو ہم نے کیسے حل کیا؟ ان کو ہم نے کہا کہ قیمت تو ہم نہیں بڑھا سکتے، اور بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بگلہ دلیش سے دوسرا outlet دے دیں۔ وہ بھی ہم نے کر دیا۔ ان کو ہم نے کہا کہ بگلہ دلیش سے import کروائیں کیونکہ ان کو وہ cheap چرہ پر رہا ہے۔ ساتھ ساتھ Getz نے بھی مارکیٹ میں انسولین inject کی۔

مسئلہ کدھر آتا ہے؟ ہماری awareness میں اور پھر ہم جس طرح issues کو disproportionate to the awareness کی کہ request, scale up بڑھانی ہے جس کے لیے میں نے fact, public service کے ذریعے ہمارے messages کی تشویح کروائیں۔ وہ اسے entertain کریں اور PEMRA چلائیں کہ انسولین available ہے اور اس اس نام سے ہے۔ اگرچہ trade name change ہو گیا ہے لیکن messages تو وہی ہے، وہی generic name ہے، آپ لے لیں۔ لوگ کیا کرتے ہیں کہ اسی کے پیچھے جاتے ہیں جو ڈاکٹرنے لکھا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا chronic issue ہے۔ یہ ڈاکٹر کی malpractices کی وجہ سے ہے، چونکہ وہ اس کمپنی کے ساتھ ہے، لہذا، وہی لکھے گا۔ ہم نے generic فراہم کر دی یا دوسری alternate دوائی مارکیٹ میں inject کر دی، مارکیٹ flood ہو گئی لیکن پھر بھی utilization کمزور ہے۔ So, there are issues in awareness, implementation, regulation and reinforcement. باقی ابھی بھی ہم تیار ہیں، سینیٹر مشتاق صاحب آجائیں، بہرہ مند صاحب بھی آجائیں اور میں DRAP کی ایک مینٹنگ ان کے ساتھ کرواؤں گا کیونکہ جب تک ان کو scientific evidences نہیں دی جائیں گی، شاید یہ issues پھر اٹھائے جائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ، سخنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جو explanation ابھی منظر صاحبہ نے دی ہے، پہلے میں اس کے متعلق معلوم کرنا چاہتی ہوں، جیسے انہوں نے کہا کہ PEMRA کا کام awareness پیدا کرنا ہے۔ Why should PEMRA do it کام ہے۔ substitute ان کو نہیں پتا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ اگر آپ unless you do not request them.

کی بات کرتے ہیں تو جتنے بھی ڈرگ اسٹورز ہیں، ان پر آپ کا محلہ کیوں نہیں نوٹس لگوتا کہ یہ ان کی medicines substitute ہیں۔ ان کا generic name same ہے اور یہ drugs کی composition same ہے، ان کی mention this is your job, not the job of PEMRA. دوسری بات، آپ نے یہ کہا کہ جتنی دوائیاں بھی یہاں they are the life-saving medicines and they are not available. It is mentioned ہیں،

بجھے تو نام بھی لینے نہیں آ رہے by you in this booklet. heparin, Labetalol, Isoptin وغیرہ۔

These are the life-saving drugs and are very important. These should be there. Look at the condition of the PIMS and Federal Polyclinic... (Followed by T05)

T5-5<sup>th</sup> Jan, 24      Naeem Bhatti/ED: Waqas      11:10 am

Senator Fawzia Ahshad: (Continue...) Look at the condition of PIMS and the Federal Polyclinic.

دوسری بات یہ ہے کہ ایک calling attention notice جوانی حکومتی ہسپتاوں کے متعلق تھا، میں نے آج سے دو، تین بخت پہلے کہا تھا کہ Ministry has denied supplementary budget to these hospitals. یہاں for conducting certain important tests kits life-saving drugs چاہیے، ان کے پاس نہیں ہیں۔

جناب چیرین: شکریہ، میڈم۔ معزز وزیر برائے نیشنل ہیلتھ سروسز۔

ڈاکٹر ندیم جان (وزیر برائے نیشنل ہیلتھ سروسز): جناب چیرین! انہوں نے PEMRA کی بات کی ہے، ہم نے اسے تین مرتبہ requests بھجوائی ہیں کہ آپ public service passage enforce کروائیں کہ وہ channel چلا کیں۔ میرے خیال میں یہ ان کا کام بتتا ہے، ہم آئین پڑھ لیں گے کہ پھر کیا ہے، آپ آئین کو زیادہ جانتی ہیں۔

(مددخلت)

جناب چیرین: میڈم! آپ سن لیں، وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ نے ماشاء اللہ چار منٹ supplementary question پر بات کی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی۔

ڈاکٹر ندیم جان: جناب والا! وہ public service کو law bound کریں گے۔ دوسری چیز میں یہ frustration کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایک بات کو تین تین مرتبہ کرتا ہوں، مجھے سنانہیں جا رہا عرض کرنا چاہتا ہوں اور اپنی

ہے۔ میں نے heparin کی بات کی کہ اس کی shortage وہ نہیں ہے جو نظر آ رہا ہے۔ میں اس بارے میں مزید تفصیل بتانا چاہتا ہوں کہ lithium کا معالمہ یہ ہے کہ lithium میں انہیں نقصان ہو رہا ہے، lithium میں بھی استعمال ہوتا ہے، وہ انہیں فائدہ ہوتا ہے تو اس لیے وہ batteries کی طرف چلے گئے ہیں۔ چونکہ heparin میں بھی استعمال ہوتا ہے، وہ اس کی وجہ سے وہ dollar fluctuation کی وجہ سے وہ کم آ رہی ہے، اس کی shortage ہے، ہم مانتے ہیں۔ اسی طرح import ہوتی ہے، اس کی shortage کی وجہ سے وہ کم آ رہی ہے، اس کی shortage ہے لیکن یہ shortage Pakistan کی carbamazepine میڈیم کو literature میں اس کی shortage wave ہے، افریقہ میں تو ہے ہی میڈیم کو بھی بچھواؤں گا کہ Europe and USA میں اس کی shortage کی ایک shortwave ہے۔ ہم اس کے efforts کر رہے ہیں، اس کے لیے ہمیں تھوڑی سی support چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیرین: معزز سینیٹر ڈاکٹر ہمایوں مہمند صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: شکریہ، جناب چیرین! میں سوال نمبر 90 کے reference سے بات کرنا چاہتا ہوں، آپ نے اس وقت موقع نہیں دیا تھا لیکن آپ نے اشارہ کر دیا تھا کہ اگلے سوال میں اس بارے میں بھی پوچھ لینا۔ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ 3000 cases and 87 FIRs کیا تھا۔ کیا انہیں چھوڑ دیا؟ کیا ان لوگوں کو کوئی outcome کیا تھا۔ کیا انہیں چھوڑ دیا؟ کیا ان لوگوں کو کوئی punitive or corrective measures کیا تھا۔ کیا انہیں چھوڑ دیا؟ کیا ان لوگوں کو کوئی like I would do جواب دیں۔

اس سوال کے حوالے سے یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں مانتا ہوں کہ بعض چیزوں کی پوری دنیا میں کمی ہوتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا DRAP decisions کے لئے رہی ہے کہ وہ جس basic چیز سے بنارہے ہیں پاکستان خود کیوں نہیں وہ کر سکتا ہے؟ ہم لوگ raw material کیا ہے؟ یہ لوگ اس پر کیوں incentivize کر رہے ہیں کہ چیز یہاں ہو۔ میرے یہ دو سوالات تھے۔

جناب والا! پچھلے ایک، ٹیڑھ سال میں PIMS کے حالات بہت خراب ہو گئے ہیں، خاص طور پر، in the last seven months eight months خراب ہیں اور پولی کلینک کے بارے میں تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ حالات بہت عرصے سے خراب ہیں۔ اس بارے میں کیا ایسا کام کر رہے ہیں، چلیں یہ devolved subject کے under PIMS کے توان کے لیکن Board of

Governors start کیا تھا کہ وہ under اس کے direct میں کہ اب اس میں کیا مسائل آرہے ہیں کہ یہ

لوگ اسے ٹھیک نہیں کر پا رہے ہیں۔ جناب والا! میرے یہ تین ضمنی سوالات ہیں۔

جناب چیئرمین: تین سوالات ایک go میں۔ جی ویزیر برائے بیشنس ہیلتھ سروسز۔

ڈاکٹر ندیم جان: جناب چیئرمین! ہم FIRs درج کروادیتے ہیں، ان کے follow up کی ذمہ داری جن کی ہے، آپ کو پتا ہے کہ وہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے لیکن ہمارے ہاں کوئی plea bargain نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ یہ کریں۔

(مددخلت)

جناب چیئرمین: یہ صحیح ہے کہ وہ fresh question کرتی ہے، آپ Ministry of Law دے دیں، ہم

of Law سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی۔

ڈاکٹر ندیم جان: جناب والا! PIMS کے بارے میں تو ہم شروع سے کوشش کر رہے ہیں کہ اسے improve کر سکیں، جب ہم available کسی طرف سے improvement کے لیے آتے ہیں تو پھر media war شروع ہو جاتی ہے اور ہمیں support online registration system نہیں ہوتی۔ بہر حال ہم نے جو کچھ کیا ہے میں اس بارے میں آپ کو بتا دیا ہوں کہ ہم نے ایک NIH Infectious Diseases Unit میں ہے، اسے functionalize کر کم کیا جاسکے۔ ہم نے load کر کریں، وہاں facilities موجود ہیں۔

ہم نے اس کے ساتھ ساتھ process کا پتا چلے، clinical audit system first time شروع کیا ہے کہ ہمیں patient exit interviews میں PIMS کا پتا چلے۔ ہم نے quality intervention کا پتا چلے۔ ہمیں patient satisfaction and patient satisfaction issues میں سینیٹ میں ہیں، کہ ہمیں اپنی تین دن یا تین مہینوں میں ختم نہیں ہو سکتے لیکن ہم جس speed سے جا رہے ہیں اللہ کرے یہ آنے والی حکومت بھی جاری رکھے تو اس سے ان شاء اللہ بہت بڑا فاقہ ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹ روینہ خالد صاحب! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر روہینہ خالد: شکریہ، جناب چیئرمین! I have been observing completely that the Upper House, Senate is an investigative body, کہ Government has started to think this is not our job, کہ جب ہم ایک مسئلے کی طرف نشان دہی کرتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ آپ اس کا ثبوت لائیں، اس کے ثبوت لا کر ان کے ہاتھوں میں دیں کہ یہ ثبوت ہیں اور آپ جا کر اس بارے میں کارروائی کریں۔ جب ہم نے کچھ indicate کیا ہے اور یہ Upper House ہے، یہاں بہت فاضل ممبران ہیں کہ جب وہ کسی مسئلے کی نشان دہی کرتے ہیں تو وہ مسئلے ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ they are just assuming things ہیں کہ جب وہ کسی مسئلے کی نشان دہی کرتے ہیں تو وہ مسئلے ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ ہمارا کام ہوں کہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے کہ Upper House میں ہمیں کہا جائے کہ آپ ثبوت لائیں۔ آپ اس پر کوئی کارروائی کریں کہ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم ہر بات کا ثبوت لائیں۔

جناب والا! آپ ہمیں ہمیشہ سوالات پر ٹوکتے ہیں کہ سوال مختصر کریں، یعنی جب ہم سوالات مختصر کریں گے تو جوابات بھی مفصل prompt and to the point ہونے چاہیے، ہمیں بھی جواب میں کوئی تغیری نہیں سننی ہیں۔ ادویات کی کمی کی بات بالکل fact ہے، میں یہ چیز آپ کے سامنے رکھ رہی ہوں لیکن معلوم نہیں کہ اس کے ثبوت کی ضرورت ہے یا نہیں ہے، میرے پاس اس کا ثبوت موجود نہیں ہے کہ مرگی کی دوائی آٹھ، دس مہینوں سے بازار میں نہیں ہے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ ہے، یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے، ہم یہ بھی کر رہے ہیں اور وہ بھی کر رہے ہیں۔ ہم اس کا ثبوت تو نہیں دے سکتے لیکن اگر حکومت خود جا کر لے تو اسے یہ realize ہو گا کہ بہت ساری ادویات market میں نہیں ہیں۔

جناب والا! یہ حقیقت ہے کہ NIH کی rabies vaccine کے injections کے treatment ہر ہسپتال کو روزانہ دو دیتا ہے، وزیر صاحب اس بارے میں پتا کروالیں۔ اگر ہسپتال میں تیسرا مریض آجائے تو ان کے پاس اسے injection کی جائے، بجائے یہ کہنے کہ سب کچھ ٹھیک ہے، injection نہیں ہوتا۔ اس طرح بہت سارے واقعات ہیں تو بجائے پرده پوشی کی جائے، بجائے یہ کہنے کہ سب کچھ ٹھیک ہے، یہ وزیر صاحب کا بھی مسئلہ ہے اور ہمارا بھی ہے کیونکہ ہم سب پاکستانی ہیں we should try to resolve issues. اور یہ پاکستانیوں کا مسئلہ ہے، it should be treated as the Pakistani problem..

جناب چیئرمین: شکریہ، میڈم! اب آپ خود تقریر کر رہی ہیں۔ جی معزز وزیر صاحب۔

ڈاکٹر ندیم جان: جناب والا! ہم نے evidence کی جو بات کی وہ کسی کو challenge کرنے کے لیے نہیں ہے، ہمیں اپنی information کے لیے چاہیے تھی کہ ہمیں inform کیا جائے کیونکہ وہ information ہمارے پاس نہیں ہے جو آپ کے پاس ہے۔

جناب والا! میں نے پہلے بھی carbamazepine کا کہا کہ وہ shortage ہے، جس کے بارے میں کہا کہ وہ antiepileptic ہے۔

جناب چیئرمین: اگر اس کی shortage ہے تو کب تک اس کی availability ہو گی؟  
ڈاکٹر ندیم جان: جناب والا! ہم یہ defend نہیں کر رہے، اس کی shortage ہے اور اس کی reasons میں نے بتا دیں ہیں کہ ڈالر کی fluctuation کی وجہ سے ہے، یہ import ہوتی ہے۔ ہم long term solution (APIs) پر کام کر رہے ہیں، یہ ایسی ہے۔

Mr. Chairman: Next Question No. 94 of Senator Bahramand Khan Tangi.  
(Q. No. 94)

Mr. Chairman: Any supplementary?

وہ تو ضرور ہو گا۔ جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان ٹنگی: جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے سوال تھا کہ capacity building کی teachers کے لیے institutions میں کتنے teachers کی institutions کوئی ہیں اور آخری تین سالوں میں ان training کی ہوئی ہے؟ جواب میں بتایا گیا کہ 1974 میں ایک ادارہ بنا اور 1987 میں جس کا دوسرا نام رکھا گیا۔ آخری تین سالوں میں 1390 teachers کی capacity building training ہو چکی ہے۔ جناب چیئرمین! جب ہم سمجھتے ہیں کہ future education سے وابستہ ہے، ہم جب تک quality education کی teachers کے لیے capacity building training کی دینے کے لیے ہم اپنے بچوں کو quality education دے سکیں۔ 1974 سے لے کر اب تک capacity building training کے لیے کوئی دوسرا ادارہ نہیں بنایا گیا۔۔۔ (جاری۔۔۔)

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: --- جاری --- 1974 سے لے کر اب تک teachers' capacity building training میں صرف.... Last three years 1390 teachers کے لئے کوئی دوسرا ادارہ نہیں بنتا ہے۔

جناب چیرمین: سینیٹر صاحب! براہ مہربانی اپنا ختمی سوال پوچھیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا ختمی سوال یہ ہے کہ جب ہم پاکستان کے بچوں اور youth کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے ایوان میں بار، بار تقاریر کرتے ہیں تو انہیں پڑھانے والے کی capacity building کی ضرورت ہے اور یہ پاکستان میں اور بارہ ہونی چاہیے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک یہ 1390 teachers کو quality education کرنے والے چکے ہیں؟

جناب چیرمین: جی وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور کہاں ہیں؟

جناب ڈاکٹر ندیم جان: میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب چیرمین: سولگی صاحب! ایوان میں بیٹھا کریں۔ سوال نمبر 94 ہے۔ یہ وفاقی وزارت تعلیم کے متعلق ہے۔ آپ نے سوال سن لیا ہو گا۔

جناب مرتضیٰ سوئنگی: جناب! مجھے بتایا گیا ہے کہ وفاقی وزیر صحت اس کا جواب دیں گے۔

جناب چیرمین: جی وفاقی وزیر برائے صحت۔

جناب ڈاکٹر ندیم جان: شکریہ، جناب چیرمین! جو ہماری National Vocational Training Centre ہے، وہ trainings at the national and provincial levels exist کرواری ہیں تاکہ ہماری quality education کی teachers' trainings بھی donor agencies کی کوئی ہو سکے۔ ہماری Federal Directorate of Education بھی اس پر کام کر رہی ہے تاکہ اس کی استعداد اور capacity ہر ہماری جائے کیونکہ سینیٹر صاحب کی بات صحیح ہے کہ اسی quality education سے قوم آگے بڑھتی ہے اور ہم اسے مزید فعال اور مضبوط کریں گے۔ اس پر کام ہو رہا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ 1390 teachers کی trainings کی چل رہی ہیں۔ اب تک انہوں نے teachers train کئے ہیں۔

جناب چیرمین: جی سینیٹر ثانیہ نشر۔ آپ کا ختمی سوال کیا ہے؟

سینیٹر ثانیہ نشرت: شکریہ، جناب چیئرمین! میں بہت briefly comment کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ colleagues پر کافی medicines نے بھی بات کی۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی اور سوال ہے۔

سینیٹر ثانیہ نشرت: اگر آپ نے مجھے floor دیا ہے تو میں بات کروں۔

جناب چیئرمین: جی نہیں، وہ سوال ہے ہم next question پر ہو چکا ہے۔ ابھی ہم take up ہے۔ تشریف رکھیں۔ جی سینیٹر محسن عزیز۔ آپ کا ختمی سوال کیا ہے؟

سینیٹر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین! ہمیں معلوم ہے کہ جو teachers' capacity building training ہے، یہ زیادہ تر private sector institutes پر ہے۔ وہاں سے ملک چل رہا ہے۔ وفاقی سطح پر جو PIDC and TAFTA وغیرہ ہیں، وہ یہ trainings، substantial ہے۔ ان کے students، degrees لینے کے بعد مارکیٹ میں آ کر failure بن جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اسے بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وفاقی وزیر برائے صحت۔

جناب ڈاکٹر ندیم جان: جناب! Private sector کیا جا رہا ہے۔ سینیٹر صاحب نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے کہ Federal and ہمارا backbone ہے۔ اسے regulate کرنے کے لئے private education sector stakeholders and ہے۔ وہ مختلف private sector regulatory authorities پر Provincial levels 22 million children out of school ہے۔ ابھی بھی ہمارے private institutes کے ساتھ مل کر review کرتے ہیں بلکہ monitor and guide کی بھی کرتے ہیں۔ ایک خوشی 17,000 Federal Capital Territory کی بات ہے۔ Federal Directorate of Education میں کوئی چوں کو سکولوں میں داخل کر لے جکی ہے۔ ہماری دو سیسیں چلتی ہیں جو street children کو سکول لاتی ہیں تاکہ وہ بھی پڑھ سکیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر سعدیہ عباسی۔ آپ کا ختمی سوال کیا ہے؟

سینیٹر سعدیہ عباسی: شکریہ، جناب چیئرمین! دیکھیں جو سوال ہے اور جو اس کا جواب دیا گیا ہے اور منشہ صاحب خود بھی موجود ہیں، حقیقت یہ ہے کہ under Federal education کا براحال ہے۔

آر ہے ہیں، ان کا بھی براحال ہے۔ ان میں training teachers trained نہیں ہیں۔ یہ کہنا کہ ہم یہ اور وہ results ہمارے سامنے ہیں۔ یہ کام صرف اسلام آباد کے سکولوں کو چلانا تھا۔ وہ انہیں model schools بنانے کے تھے اور better results کے تھے۔ ان کی jurisdiction ہی بہت چھوٹی ہے اور یہ تو پنجاب اور بلوچستان بھی نہیں ہے۔ اس کے تھوڑے سے سکول تھے۔ This answer is completely inadequate.

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ یہ important ہے۔ اسے کمیٹی بھیج دیتے ہیں اور سینیٹر صاحبہ آپ بھی کمیٹی میں اسے دیکھ لیں۔ اگلا سوال۔ جی سینیٹر دوست محمد خان۔

(Question No. 95)

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ اگر کوئی land encroachment ہوئی ہے تو اس کی کوئی independent inquiry ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب ندیم جان: یہ Ministry of Federal Education کے ذمہ نہیں آتی ہے لیکن اس کی ایک independent inquiry ضرور ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: آپ Islamabad administration کو لکھیں کہ اس پر ایک independent inquiry کروائیں۔

جناب ڈاکٹر ندیم جان: جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 97۔ سینیٹر زر قاسہر وردی تیمور۔

(Question No. 97)

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 98۔ سینیٹر زر قاسہر وردی تیمور۔

(Question No. 98)

جناب چیئر مین: سینیٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ جی سینیٹر مشتاق احمد۔

(Question No. 100)

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

Mr. Murtaza Solangi! Will you respond to the questions of Ministry of Inter-Provincial Coordination?

جناب مر تھی سو لگی: جی، جناب میں ان کا جواب دوں گا۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں نے پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئر مین کی تقریری اور اہلیت کے بارے میں پوچھا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ ملک میں اولمپکس، ہائی اور کرکٹ سب کی تباہی ہوئی ہے۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے، وہ بڑا دلچسپ ہے۔ اس میں موجودہ چیئر مین کے مختلف details کی مطابق وہ Pakistan Sugar Mills Association کے چیئر مین، Standing Committee of Agriculture، FPCCI Secretary General، Chamber of Commerce and Industry کے چیئر مین، وہ Member, Board of Governors اور صادق پیک سکول کے رہے ہیں، وہ۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: سوال یہ ہے کہ موجودہ چیئر مین کرکٹ بورڈ کا کوئی بھی تجربہ کرکٹ اور دوسرا کھلیوں میں نہیں ہے۔ انہوں نے کرکٹ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ان کا مشغلوں ہے۔ جب کرکٹ ان کا مشغلوں ہو گا تو پھر کرکٹ کا حال بھی یہی ہو گا۔ ہم نے سیاست میں آڑیوں لیکن اسنا تھا لیکن ابھی وہ کرکٹ میں بھی آنے لگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے کھلیوں کی تباہی اور نوجوانوں کے ساتھ دشمنی ہے۔ موجودہ چیئر مین کی qualification کھلیوں کی اور نہ ہی کرکٹ کی ہے۔ انہیں چیئر مین کرکٹ بورڈ کیوں بنایا گیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب مر تھی سو لگی: جناب! کل رات میری متعلقہ وزیر سے گفتگو ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وزیر اعظم صاحب نے انہیں کسی خاص assignment پر کوچی بھیجا ہے۔ وہ چاہیں گے کہ وہ بذات خود اس کا جواب دیں۔ میں سینیٹر صاحب کے یہ گوش گزار کروں گا کہ جو موجودہ چیئر مین ہیں، ان کی تعیناتی نگران حکومت نے کی تھی۔ وہ پہلے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ چیئر مین رہے ہیں۔ ان کی کارکردگی حکومت judge کر سکتی ہے لیکن موجودہ نگران حکومت نے ان کے جواختیارات تھے، انہیں محدود کر دیا ہے اور انہیں کہا

ہے کہ وہ کوئی بنیادی فیصلہ نہیں لے سکتے اور جو internal elections ہیں، ان کے کروانے کا بھی حکم دیا ہے۔ میں بس یہ بتیں ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔

جناب چیرمین: متعلقہ وزیر صاحب کے آنے تک اسے defer کر دیتے ہیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد۔

(Question No. 101)

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب! اس سوال کے دو parts ہیں تو راہ مہربانی ان پر بات کرنے کے لئے آپ مجھے اتنا ہی time دیجیے گا۔

اس کا پہلا حصہ یہ ہے کہ whether the Ministry of Federal Education has been able to appoint/find the Executive Director, Higher Education Commission; and, the second part is about Director General, Federal Directorate of Education on the same lines. جواب یہ دیا گیا ہے کہ انہوں نے for the appointment of Executive Director, HEC

اکتوبر 2023 سے اب تک تین مرتبہ اس کے لئے advertise کیا ہے لیکن وہ ابھی تک انہیں مل سکا ہے۔ ابھی جو انہوں نے Executive Director on adhoc basis پر رکھا ہے، کیا وہ میرٹ پر آئے ہیں یا ان کا اپنا کوئی من پسند ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جو 13 اگست کی post کی ہے، اس پر Director General, Federal Directorate of Education کی ہے۔ یہ 18 ستمبر 2020 کو اکرام صاحب کو on deputation گایا گیا تھا۔ اب پتہ نہیں کہ وہ retire ہو گئے یا انہیں نکالا گیا ہے کیونکہ 18 ستمبر 2023 سے یہ post خالی ہے۔ یہ T07 post, BPS-21 کی ہے۔ جاری ہے۔

T07-05 Jan 2024

Ashraf/Ed:Waqas

Time: 1130

سینیٹر فوزیہ ارشد جاری۔ اب 18 ستمبر 2023 سے یہ آسامی خالی ہے۔ یہ آسامی 21-BS کی ہے اور 20-BS کے بندے ہیں

مسٹر تنویر۔۔۔

جناب چیرمین: میڈم! یہ سارا جواب میں لکھا ہوا ہے آپ ابھی اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب! میرا supplementary یہی ہے کہ اتنے عرصے سے یہ جگہیں خالی ہیں اور ادھر انہوں نے ابھی تک کوئی بھی بندہ نہیں رکھا ہے اور جو بھی رکھا ہے وہ deputation پر رکھا ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم نے تین تین دفعہ posts

advertisment کی ہیں، 2018 سے لے کر 2024 آگیا ہے، ابھی تک ان کو Director General for HEC نہیں fulfil کرے گا۔

جناب چیرمین: ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: ادھر کوئی ایجوکیشن کا بندہ بیٹھا ہوا ہے؟ کوئی وزارت تعیم کو represent کر رہا ہے؟

جناب چیرمین: فوزیہ صاحبہ تشریف رکھیں پلیز۔ جی ونیر صاحب پلیز۔

ڈاکٹر ندیم جان: میڈم ED توڑا کثر قوم صاحب ہیں، کام کر رہے ہیں۔ جو vacancies ہیں میں آپ کی وساطت سے ان کو DGs and Director's positions vacant کرنے کے لئے ونیر صاحب اور وزارت سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ expedite ہیں وہاں کو expedite کر لیں اور چار ہفتوں میں آپ کو جواب دے دیں۔ ٹھیک ہے جناب؟

جناب چیرمین: ٹھیک ہے جی۔ معزز سینیٹر سعدیہ عباسی،..

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیرمین! اس سوال میں لکھا ہوا ہے کہ since 2018 open competition کے لئے تین دفعہ advertise کی گئی تو وہ details provide کی جائیں کہ جن لوگوں نے apply کیا تھے اور وہ کون لوگ تھے جنہوں نے اگر تین مرتبہ apply کیا تو وہ details House کی جائیں۔

جناب چیرمین: جی ونیر صاحب! یہ details House کو provide کر دیں۔ معزز سینیٹر رخانہ زیری ضمیمی سوال پلیز۔

سینیٹر اخینیٹر رخانہ زیری: چیرمین صاحب! شکریہ۔ So نام آیا قوم صاحب کا who is an accomplished professor اور یہ ہر وزارت میں، ہر جگہ جہاں advertisement vacant positions کے باوجود سالوں because there is no accountability on that..،.. میں، ہر ڈسپارٹمنٹ میں جو deputation کام کر رہے ہیں،..،..

جناب چیرمین: یہ ministry کو pass on کر دیں جی۔ ہمارے پاس ایک private organization, State کے جوان آئے ہوئے ہیں جو right side پر بیٹھے ہوئے ہیں..،..

معزز سینیٹر مشتاق صاحب۔

(Q.No.103)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! دو سال سے میں یہ سوال کر رہا ہوں اور مجھے اس کا جواب نہیں دیا جا رہا۔ پہلے بھی 'A' Level and 'O' Level incomplete جواب اور اب دوبارہ بھی incomplete جواب۔ میرا سوال یہ ہے پاکستان میں 'O' Level and 'A' Level کے کتنے بچے امتحان دے رہے ہیں اور اس امتحان کی مدد میں برطانیہ کتنے ارب روپے پاکستان سے سالانہ لے جا رہا ہے۔ مجھے یہ تفصیلات چاہیں، یہ تفصیلات مجھے کوئی نہیں دے رہا کہ Billions of rupees پاکستان سے برطانیہ امتحانات کی فیس کی مدد میں لے جا رہا ہے تو وہ کتنی ہے؟ ہمیں ذرا بتا دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر صاحب۔ یہ تو بہت اہم سوال گلتا ہے اس کو کہیں میں بھیج دیتے ہیں، اس کو وہاں discuss کریں گے۔ refer کروں؟ بس یہ کہیں میں بھیج دیتے ہیں، اس کو وہاں

Question Hour is over. We now take up Leave Applications.

### Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عظیم خان سواتی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنابر گزشتہ 333 ویں ملکی اجلاس اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 26 دسمبر تا 2 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنابر مورخہ یکم اور 02 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شیم آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنابر مورخہ یکم اور 02 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 29 دسمبر اور 02 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر تاج حیدر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عظم نزیر تارڑ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 26 دسمبر تا 02 جنوری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولا بخش چاند یو صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ یکم جنوری تا اختتام حالیہ اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کیشوبائی نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج موئخہ 05 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج موئخہ 05 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنابر مورخہ یکم ۱۵ جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میرے left side پر Spokes person میں ڈاکٹر خالق قدومی جو Chairman Box ہیں، غزہ سے ہیں، فلسطین سے ہیں، تشریف لائے ہیں۔ ان کے ساتھ فاروق شاہ صاحب ہیں، جی۔ Welcome to the House.

Yes, honourable Leader of the House please.

**Point raised by Senator Muhammad Ishaq Dar, Leader of the House regarding the Insufficient spending on Health and Education**

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْکَرِيمِ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں آج ایک انتہائی important issue flag ہوا ہے اور وہ ایک reality ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک بہت insufficient spending nationwide health and education ہی کے لئے کہ ایک نیصد سخت پر خرچ ہو رہا ہے۔ تھوڑی سی background میں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ provinces کو represent کرتا ہوا House of Federation کی background ہے اور اس کی بہت اہم ذمہ داری ہے کہ ان issues پر ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم جہاں اپنے صوبوں کو represent کرتے ہیں، corrective measures کے لئے مجبور کریں۔

جناب چیئرمین! background میں ہے کہ دسمبر 2009 میں جب NFC Award ہوا اور اس میں صوبوں کو ایک major shift کی گئی کہ 50% collection charge کی گئی کے لئے تھی، اس کو reduce کر کے ایک فیصد کیا گیا اور جو صوبے اور وفاقی حکومت میں تھی وہ division کو 57 and half per cent کر دیا گیا۔ اس نے Federal Government کو آنے لگا اور 42 and half per cent reverse کر دیا گیا۔ اس نے 42 and half per cent Federal government کو آنے لگا اور 57 and half per cent کو چلا گیا۔

اس کے پیچے چونکہ 18<sup>th</sup> Amendment process کے پورے میں، میں ممبر بھی تھا، رضا ربانی صاحب تھے اور کوئی اور بھی ساتھی ہوں گے۔ اس کا rationale یہ 18<sup>th</sup> Amendment کی شروع ہو چکی تھی meeting کی کیمپنی کے چونکہ ہماری

کہ ہم نے Concurrent List کو abolish کرنا ہے اور Concurrent List کا مطلب یہ تھا کہ  
اوپر صوبوں کی ذمہ داری ہوگی۔ یہ وسائل کی جو transfer education and health in specific  
admin expenses کو بھی مد نظر رکھیں جو پانچ سے ایک ہوئے تو virtually ابھی جو distribution ہے، وہ جو ہمle  
اگر roughly 60% of the cake Federal Government کو آتا تھا اور admin expenses  
40% صوبوں کو جاتا تھا وہ reverse ہو گیا۔ It is a big shift of 20% justified ٹھی کہ اگر  
Health and education ہماری طریقے کے آج بھی ہم globally represent سلسلہ سیکھ پر خاص طور پر meaningful  
ہماری issue develop Question Hour میں spending as a country ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا اچھا ہوا ہے  
، ہمیں صرف سوالوں کے اور supplementary جواب تک نہیں رہنا چاہیے۔۔۔ جاری۔۔۔

T08-05Jan2024 Taj/Ed. Mubahsir 11:40 a.m.

سینئر محمد اسحاق ڈار۔۔۔ جاری۔۔۔ ہمیں صرف سوالوں کے supplementary جواب کی حد تک نہیں رہنا چاہیے۔ ا  
کہ تمام صوبے یہاں represented کے شاہد ہم بہت جلدی achieve کر سکیں لیکن اس میں بڑا اضافہ ہو سکتا ہے یعنی صوبوں کے وسائل ان کے  
کہ کسی بڑے صوبے میں per cent on the national level how we can make sure کے " " کہ یہ جو ایک  
پاس ہیں۔ آج lighter note میں یہ کہا جاتا ہے کہ وفاقی حکومت میں آپ کو وزیر اعظم ہونے سے بہتر ہے کہ کسی بڑے صوبے میں  
آپ چیف منستر ہوں، وجہ کیا ہے کہ آپ کے وسائل shift ہوتے ہیں لیکن اس کا جو spending ہے، concurrent list  
abolish ہو گئی، تعلیم اور صحت تو چلے گئے۔ یہ ہماری دوسری unfortunate history and fact کے آج بھی ہم نے  
یہاں تعلیم بھی رکھا ہوا ہے اور صحت بھی رکھا ہوا ہے۔ جیسے ہم نے parallel Food and Agriculture کو منتقل کر دیا ہے،  
M/o Food and Agriculture کے نام پر ہم نے ایک ڈویژن National Food Security کی جگہ پر  
قائم کر دی۔ یہ duplicity, waste of expenditure ہے لیکن اس سے بھی زیادہ ضرورت یہ ہے کہ صوبے مل کر وفاقی  
حکومت کے ساتھ یہ طے کریں کہ قوی سطح پر ہم نے صحت اور تعلیم پر خرچ کرنا ہے، اس میں کئی گنا اضافہ ہونا چاہیے تو پھر ہم ان مشکلات  
سے باہر نکلیں گے۔

میری گزارش ہے کہ اگر آپ پارلیمنٹی لیڈرز کو ناسک دیں کہ وہ اس پر مل کر، چار، پانچ ہفتے کا وقت ہے، ایک consensus کریں کہ کم از کم اتنا ان کو صحت اور تعلیم پر خرچ کرنا پڑے گا۔ جناب! بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ جی منظور کا کثر صاحب۔

#### Senator Manzoor Ahmed Kakar

سینیٹر منظور احمد کاکر: شکریہ، جناب چیئرمین! صحت اور تعلیم کے حوالے سے بتیں ہوئیں، اس پر سوال اور جواب بھی آئے۔ ڈار صاحب نے اس پر بہت اچھی بات بھی کی ہے کہ اگر ہم صحت اور تعلیم کے لیے زیادہ پیسے رکھیں گے تو یہ ہمارے مستقبل کے لیے اور پاکستان کے لیے بہت بہتر ہو گا لیکن اس میں ایک بات ہے کہ چیئرمین صاحب! کیا 18<sup>th</sup> Amendment کے بعد یہ واقعی صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں یا صرف documents کی حد تک ہیں؟ ابھی جو confusion صوبوں اور مرکز کے بیچ میں ہے، اس سے ہمارا صحت اور تعلیم، دونوں suffer کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے ان پر debate ہونی چاہیے کہ یہ واقعی صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں نہیں۔ سائل اور وسائل اپنی جگہ پر، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد تمام چیزیں صوبوں کو منتقل ہوئی ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں تو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا۔ ایسی بھی چیزیں ہیں جو صوبوں کی ہیں لیکن ان پر مرکز نے اپنا قبضہ رکھا ہوا ہے۔ لذرا debate ہونی چاہیے کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد یہ چیزیں صوبوں کو منتقل ہوئی ہیں یا نہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی دلاور خان صاحب۔

#### Senator Dilawar Khan

سینیٹر دلاور خان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

نظام مکیدہ بگڑا ہوا ہے اس قدر ساقی  
جام اس کو ملتا ہے جسے پینا نہیں آتا

جناب چیئرمین! قائد ایوان اور وزیر صحت نے بہت خوب صورت بتیں کیں لیکن جس طرح منظور کا کثر صاحب نے اٹھارھویں ترمیم کی بات کی، جناب چیئرمین! اٹھارھویں ترمیم کوئی آسانی صحیفہ نہیں ہے۔ صحت اور تعلیم کے نظام میں اٹھارھویں ترمیم کی وجہ سے ایسی درازیں پیدا ہوئی ہیں کہ کسی کو سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم کیا کریں۔ لذرا، اسے revisit کرنا چاہیے۔ جناب! WHO کا certification لینا

اس ملک کے لیے یا ہمارے وزارت صحت کے لیے کوئی issue نہیں ہے لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ جب ہم کوئی export product کرتے ہیں تو وہ پہلا سوال یہ کرتے ہیں کہ یہ Pakistani product WHO certified ہے یا نہیں۔ نہیں تو آپ کا export اس حوالے سے نہیں ہوتا۔

وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ اس نگران حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں، میں ان کو appreciate کرتا ہوں کیونکہ pharmaceutical LCs کی تامہ LCs نہیں کھلتی ہیں۔ جب سے یہ نگران حکومت آئی ہے تو pharmaceutical کی ضرورت اساتذہ دیں، WHO کی certification کوئی راکٹ اور کسی کو سفارش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر وزیر صاحب اس پر بھی تھوڑا سا توجہ دیں، کسی documentation کی حد تک ہے، کسی Italian یا Europeans کے ساتھ کوئی اس طرح کا liaison رکھیں اور ادھر دو تین ماہر ہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کو بتا دیں۔ جی سید علی ظفر صاحب۔

#### Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ بہت اہم موضوع ہے۔ تعلیم کے بارے میں قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا کہ without education, there is complete darkness. Education is the life of our ایجاد کی گئی، مجھے تھوڑی سی confusion ابھی بات کی گئی، that is the future. It is the passport. اٹھارھویں ترمیم کے بعد تعلیم اور صحت میں وفاق کا شاید کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پر بہت ساری debates ہوتی رہی ہیں۔ جہاں یہ کہا گیا ہے کہ وفاق کا تعلق تعلیم اور صحت کے ساتھ بہت کم رہا ہے لیکن in spite of the 18<sup>th</sup> Amendment, آپ points ہیں کیونکہ جو لوگ اٹھارھویں ترمیم پر debate کر رہے ہیں، اس میں بڑے اہم Federal Legislative List کی چیزیں وفاق کے پاس چھوڑ دیں۔ میری نظر میں تعلیم اور صحت میں وفاق کا بھی اتنا ہی تعلق رہ جاتا ہے جتنا صوبوں کا ہے۔

جناب! میں آپ کو reference دیتا ہوں۔ Part I, item 3 Concurrent List میں ہے "Affairs; the implementing of treaties and agreements, including educational and cultural pacts and agreements." I would like to interpret item 3 کو اپنے کیا ہے۔

اس میں یہ کہا ہے کہ اگر آپ نے treaties میں تعلیم یا صحت کو لے کر آئے ہیں تو inform everybody. کو تو اس کو

کرنا بھی وفاق کا ایک item ہے، ان کی Legislative List ہے، اس پر وہ قانون سازی بھی کر سکتے ہیں اور آئین enforce کے تحت اسے Executive side پر بھی implement کر سکتے ہیں۔

اسی طرح Part II, item 7 میں Concurrent List میں “National planning and national economic coordination including planning and coordination of scientific and legal, medical and other professions.” Part II, item 11 اسی طرح technological research.” Item 12; “Standards in institutions for higher education and research, scientific and technical institutions.” Item 13; “Inter-provincial matters کو سب سے کم اہمیت دیتے ہیں حالانکہ میری نظر میں آئین میں اس کی بڑی اہمیت cover میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

جناب! یہ بڑا چھاپ suggest کروں گا کہ آپ point on education and health raise کر کے items کو examine کریں تاکہ ہم ان سارے items کو Sub-Committee constitute کر کے، یہیں کہ کیا کیا ایسی چیزیں ہیں جو وفاقی سطح پر بھی تعلیم اور صحت میں بھی ہم مل کر سکتے ہیں اور صوبوں کے ساتھ co-ordinate کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، میں ایک Special Committee بناتا ہوں۔ شکریہ۔

Order No. 3, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 3.

#### **Presentation of report of the Standing Committee on Interior on [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023]**

Senator Mohsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Mohammad Humayun Mohmand on 24<sup>th</sup> July, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 4.

**Presentation of report of the Standing Committee on Interior on [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]**

Senator Mohsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Bahramand Khan Tangi on 24<sup>th</sup> July, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.05....[Followed by T09]

T09 - 05-01-2024                  Tofique Ahmed [Waqas] 11-50 AM.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.05, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing committee on Interior, please move Order No.05.

**Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation (Amendment) Bill, 2023**

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation Act, 2021 [The Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 6th November, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.06, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing committee on Interior, please move Order No.06.

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! پھر نہ کہنا ہم کام نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں آپ بہت کام کرتے ہیں لیکن صرف اپنی فیکٹری میں، جی۔

**Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023**

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to

amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 6th November, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.07, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing committee on Interior, please move Order No.07.

**Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023**

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Mian Raza Rabbani on 13th November, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.08, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing committee on Interior, please move Order No.08.

**Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Societies Registration (Amendment) Bill, 2023**

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to amend the Societies Registration Act, 1860 [The Societies Registration (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senators Kamran Murtaza, Molana Abdul Ghafoor Haideri, Molvi Faiz Muhammad and Atta-ur-Rehman on 7th August, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.09, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing committee on Interior, please move Order No.09.

**Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023**

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure,

1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Fawzia Arshad on 20th November, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.10, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing committee on Interior, please move Order No.10.

**Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023**

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present t report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 6th November, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Thank you Mohsin Sahib. Order No.11, yes Senator Zeeshan Khan Zada Sahab.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کیا دیکھا ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی ابھی وہ report دی ہے نا، وہ آپ کے سامنے لیکر آتے ہیں، آپ کو پیش کرتے ہیں۔

Yes, Senator Zeeshan Khan Zada Sahib, please raise the matter.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میں Calling Attention پر بات کرنے سے پہلے ایک منٹ مشتاق صاحب کا

education کے حوالے سے جو سوال تھا۔

جناب چیئرمین: اس سوال کا وقت گزر چکا ہے، آپ لوگ پھر کیوں واپس ادھر آتے ہیں؟

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میں صرف 30 یکٹڈ کی addition کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ ڈراما چھا سوال ہے،

میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جتنے بھی private schools O and A levels پڑھاتے ہیں، اس کے ساتھ یہ ایک بڑا

مسئلہ ہے کہ انہیں tuitions چاکر پھر یقین کریں وہ ایک ایک student سے ایک

ایک لاکھ روپے charge کرتے ہیں، ان کو لگتا ہے شاید ان private schools میں جتنے بھی بچے پڑھتے ہیں ان کے والدین

کر سکتے ہیں لیکن ایسی بات نہیں ہے، اس میں middle class کے لوگ ہوتے ہیں۔ میرے خیال سے اس پر بھی وزیر صاحب کو سوچنا چاہیے کہ ایسا طریقہ کار ہو کہ کم از کم یہ چیز نہ ہو کہ fees کی private schools بھی بہت زیادہ ہوتی ہے، سارے والدین تو یہی چاہتے ہیں کہ ان کے بچے اچھے سے اچھے school میں پڑھیں، بس ان کی یہی خواہش ہوتی، اس کا یہ مطلب تو نہیں ان کے ساتھ اس طرح سے ظلم کیا جائے، بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میں آج جو issue raise کرنا چاہرہ ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب اس کا جواب کون دے گا؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اچھا آپ دے رہے ہیں، جی ٹھیک ہے۔

### Calling Attention Notice by Senator Zeeshan Khan Zada regarding the problems being faced by the farmers due to shortage of urea and its soaring rates

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! اگر آپ دیکھیں تو ہمارے ملک میں گندم کی پیداوار پر بہت فرق پڑ رہا ہے اور گندم کی قیمتوں میں پچھلے سالوں میں بھی ان میں بڑا فرق تھا بہت مہنگی تھی اور اس وجہ سے حکومت کو subsidies دینی پڑی۔ اب اس سال گندم کی جو پیداوار ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا جو Kisan Board Pakistan ایک association ہے، ان کی طرف سے یہ figures ہیں، کہ یوریا کی قیمتوں میں اتنا اضافہ ہوا ہے اور shortage اتنا زیادہ ہے جس کی وجہ سے اس بار کی گندم کی پیداوار میں کم از کم 50% کی آنے والی ہے۔ جناب چیئرمین! اب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت نے یا جو food security ہے، اس کے حوالے سے ان کی ابھی تک کیا planning ہے؟ اگر manufacturer سے پوچھا جائے تو وہ یہ کہتے ہیں ہماری جو قیمتیں ہیں، notified prices جو ہیں، ہم نے وہ نہیں بڑھائی ہیں، وہ ابھی بھی 3400 سے 3500 کے تقسیم میں ہے۔ اگر آپ اس وقت مارکیٹ میں دیکھیں، ڈیلر 50KG کی بوری کی قیمت پانچ ہزار روپے charge کر رہا ہے، جس میں کم از کم 1500 روپے کا فرق ہے۔، ہو سکتا ہے زیادہ ہو جو مجھے کہا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! کسان کس کے پاس جائے؟ یہ کہتے ہیں ہماری قیمتیں تو یہی ہیں۔ پنجاب میں جو agriculture department ہے، ان کی بھی prices notify ہوتی ہیں، جو ہوئی ہیں، صوبوں میں جو local prices notify ہوتی ہیں، اسنوں نے بھی officially prices کی ہوئی ہیں،

ان کی طرف سے بھی ان کو کوئی مدد نہیں دی جا رہی ہے اور administration dealers کہتے ہیں، کوئی dealer کہتے ہیں لیکن بات تو وہی ہے کہ نقصان کسان کو ہے اور آخر میں کسان کے بعد عوام کو نقصان ہے اور عوام کے نقصان کو پورا کرنے کے لیے یا عوام کو منانے کے لیے حکومت اور subsidy دیتی ہے۔ جناب چیئرمین! وہ subsidy سے آتی ہے؟ حکومت کے پاس تو interest State Bank نے اخراجات پورے کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں، وہ میں کوں سے اور loan ا لیتے ہیں، اسی لیے تو ہمارے banks میں اتنا زیادہ deposit ہوا ہے تاکہ ہمارے Commercial Banks کے loans کے 80% سب کو پتا ہے کہ وہ ضروریات ہیں، اس کے لیے حکومت اور loan ا لے۔ ہمارے private sector کو تو کچھ بھی نہیں مل رہا ہے، 30%, 25% پر کوں حکومت نے لیے ہوئے ہیں، حکومت اور بھی لے رہی ہے، اب حکومت کے پاس یوریا کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے دو تین polices ہیں یا ہمارے related strategic product اتنے agriculture سے کیوں کہ اس سے تو گندم پر صرف فرق نہیں پڑے گا، اس سے تو آپ کی cotton پر، ہر وہ چیز جو agriculture سے products ہیں ان پر فرق پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: اور یہ جو fertilizer companies پر زیادہ گیس دی جا رہی ہے عوام کو تو نہیں دے رہے، اس کے بارے میں بھی بات کریں نا۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ: بالکل جناب چیئرمین! آپ نے بڑی صحیح بات کی ہے، میں یہی بات کرنے والا تھا کہ ابھی جو fertilizer companies ہیں ان کو تو سستی گیس مل رہی ہے اور وہ اپنی production کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر حسن عزیز اور سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب مہربانی کر کے سنیں، بڑی اہم بات ہو رہی ہے۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ: وہ جو production کے رہے ہیں، وہ gas local کے رہے ہیں اور وہ companies جن کو گیس نہیں مل رہی، ان کو بتایا گیا ہے کہ آپ RLNG through production کریں، انہوں نے کہا ہے اگر ہم imported gas استعمال کریں گے تو اس سے کم از کم بوری پر 3000 روپے کا فرق آئے گا۔ اگر آج 3500 روپے کی بوری ہے تو وہ 6500 روپے کیا کریں گی تو کرنا چاہ رہی ہیں لیکن ان کے پاس گیس companies کیا کریں گی وہ production! یہ جناب چیئرمین! یہ option کیا کریں گی وہ companies کے پاس ہے، باقی local gas کو تو تادی جا رہی ہے، اب حکومت کے پاس تیری یہ option جاری۔۔۔ T10۔۔۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: (جاری---) اب حکومت کے پاس تیسری بھی option ہے کہ حکومت یوریا کی import کے لیے بھی انہوں نے TCP کو کہا ہوا ہے اور میرے خیال میں انہوں نے کوئی 250,000 ٹن کے لگ بھگ کا order دیا ہو اے۔ اب اس بارے میں متعلقہ وزیر صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ آیا، اس یوریا کا place order ہو گیا ہے اور کیا یوریا پہنچ گیا ہے؟ اس سے آگے ہو گا کیا اور اس کام کیٹ میں قیمتیوں پر کیا فرق پڑے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ جو یوریا import کیا گیا ہے اُس کی قیمت بھی اتنی زیادہ ہو گی کہ کسان کے لیے اس کی affordability ممکن نہیں ہو سکے گی۔ اس کا سب سے زیادہ نقصان بھی ہے کہ اگر shortage ہو گی اور ذخیرہ اندازی ہو گی اور fertilizer cost زیادہ ہو گی اور آنے والے دنوں میں مزید مہنگی ہو گی تو میں آپ کو کسان بورڈ کے figures آپ سے share کر لیتا ہوں، انہوں نے ایک اندازہ لگایا ہے اس کی وجہ سے ہماری گندم کی قیمت میں بہت فرق دیکھنے میں آئے گا اور اس مدد میں آپ کو یہی مسئلہ دوبارہ سے repeat ہو گا۔

جناب! میں اپنی باتوں کو conclude کرنا چاہوں گا اور میں منظر صاحب سے دو تین سوال پوچھوں گا۔ اس ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ اس مدد میں یہ shortage آئی کیوں، اس کی وجہ کیا ہے؟ اب اگر آپ یہ کہیں گے کہ اس سے پہلے کچھ floods آئے تھے اور اس کی وجہ سے کچھ factories نے اس کی وجہ سے اپنی production کم کر دی تھی۔ آج بھی ایک اخبار میں ایک بہت بڑا article شائع ہوا ہے جو کہ اسی حوالے سے ہے، اس میں بھی اسی بات کو دہرا�ا گیا ہے کہ کئی factories نے اپنی production کم کر دی تھی اور اُسی وجہ سے اس مدد میں shortage دیکھنے میں آرہی ہے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ یہی تو food security کا کام ہے، یہی تو انہوں نے forecast کرنا ہے اور انہوں نے اسی بات کا تو اندازہ لگانا ہے۔ فوڈ سیکورٹی ایک بہت بڑی منظری ہے، اس کا اور کیا کام ہے؟ ہمارے ملک میں اتنا بڑا مسئلہ آ جاتا ہے تو منظری ان حالات میں اس کے سد باب کے لیے کیا کام کرتی ہے؟ ملک میں حالیہ shortage کی وجہات کیا ہیں؟ منظری اس مدد میں جو اقدامات لے رہی ہے تو ان اقدامات کی وجہ سے shortage میں کتنا فرق آئے گا، اس میں کتنا عرصہ لگے گا، کیا ایک ہفتے اور مینے میں اس میں بہتری دیکھنے میں آئے گی اور کیا یہ پورا سال ایسے ہی گزرے گا؟

جناب! میں آخر میں یہ بات کہوں گا کہ ہمارے کسانوں کو already ان فضلوں میں جو کچھ وہ اگاتے ہیں ان فضلوں میں کاٹن، مکنی ان تمام فضلوں کی کاشت میں انہوں نقصان ہو رہا ہے۔ اگر ہم دیکھیں، کاشتکاروں کو کاٹن کی پیداوار تقریباً 8500 روپے میں پڑ رہی ہے اور کسان اس فصل کو مارکیٹ میں 6000 روپے کی فروخت کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر فضلوں میں بھی کسانوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ مکنی

میں بھی کسانوں کو نقصان ہو رہا ہے اور اوپر سے یوریا کی قیمتوں کا مسئلہ کسانوں کو پیش آگیا ہے۔ پاکستان کی ایک agro based economy ہے۔ ہم ہمیشہ سوچتے اور ہیں ہم کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسان ہماری اولین ترجیح ہے۔ ہر حکومت کہتی ہے کہ ہم کسان کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیں سپورٹ کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کی 25 کروڑ آبادی کے لیے کسان فوڈ اینڈ سیکورٹی کا مسئلہ حل کرتے ہیں۔ کسان ہمارے لیے فصلوں کی بہترین پیداوار کرتے ہیں۔

جناب! میں متعلقہ وزیر سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر آپ ہمیں بتائیں کہ کسانوں کے مسائل کا سد باب کیسے ممکن بنایا جاسکتا ہے؟ جیسا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں اور ہمارے ملک میں پچھلے سال دیکھنے میں آیا کہ اس میں smuggling کا بھی ایک بہت بڑا role تھا کیونکہ گندم KP اور دیگر اطراف سے smuggle ہو کر افغانستان جاتی رہی تھی۔ اگر دیکھا جائے تو پچھلی حکومتوں نے کسانوں کو incentives دیے اور دیگر مد میں subsidy بھی فراہم کی لیکن اس کے باوجود ذخیرہ اندوزوں اور دیگر مافیا نے گندم کی smuggling میں بہت پیسے کمائے اور عوام کا کوئی ریلیف نہیں ملا۔ میں اس میں مزید کہتا چلوں کہ پچھلی وفاقی حکومت نے رمضان میں فرمی آغا فراہم کیا لیکن اس سے بھی عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ دیگر لوگوں اور مافیا نے اس میں شامل ہو کر اس میں کروڑوں بلکہ اربوں روپے کمائے ہیں۔ فاضل وزیر ایوان کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ میری اس میں ایک تجویز ہو گی، کافی لوگ اس بارے میں بعد میں کہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ حکومت اس مد میں لوگوں کو subsidy فراہم کرے، آپ import کے input cost کے بارے میں local market میں فروخت کرنے پر جو subsidy فراہم کرتے ہیں تو بہتر ہو گا کہ آپ اس کی سستی بھی میر نہیں ہے اگر بھی ہے تو، اس کی قیمتیں بھی بہت زیادہ ہیں۔

حکومتیں اس مد میں اگر تھوڑی بہت subsidy فراہم کرتی ہیں تو وہ تھوڑی بہت مار کیٹ میں جا کر translate ہو جاتی ہے اور بعد میں جو بھی اقدامات لیے جاتے ہیں اس کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس میں عوام دیکھ رہی ہوتی ہے کہ حکومت ایک ریلیف دینے اور ایک populist decision لینے کے لیے عوام کو subsidy دیتی ہے اور جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کا حکومت پر ایک بوجھ آ جاتا ہے۔ حکومت بعد میں یہی بوجھ بینکوں کے اوپر ڈال دیتی ہے۔ عوام اور کاروباری لوگ بینکوں سے جو بھی loans لیتے ہیں ہوتا کیا ہے، بینک اس مد میں profit earn کرتے ہیں۔ بینکوں کو سالانہ اس مد میں 25% interest ملتا ہے، بینک تو خوش ہوتے ہیں۔

جناب چیر مین! بس میری یہ دو تین گزارشات تھیں، آپ کا بہت شکر یہ۔

جناب چیئرمین: وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور، مرتضی سولنگی صاحب، پلیز۔

### Murtaza Solungi, Minister for Parliamentary Affairs

جناب مرتضی سولنگی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور) : جناب چیئرمین، میں سب سے پہلے توزعات آب سینٹر ذیشان خانزادہ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایک بہت ہی اہم نکتہ پر توجہ دلاؤ نہیں لیا ہے۔ زراعت ہماری معیشت کا تقریباً ایک چوتھائی، جی ڈی پی کا حصہ بتتا ہے۔ آج اس ایوان میں، قائد ایوان، سینئر اسٹاٹس ڈار صاحب بھی تشریف فرمائیں۔ ہمارے قائد ایوان کی معیشت پر گہری نظر ہے۔ زراعت ہماری معیشت کا ایسا sector ہے جس میں ہماری labour force کا تقریباً 40 فیصد کام کرتا ہے۔ ہم جتنے بھی منصوبے اس میں green initiatives کے اور دیگر سرمایہ کاری کے منصوبے جس میں غیر ملکی سرمایہ کاری بھی شامل ہے یہ سب کچھ آگے چل ہی نہیں سکتا اگر ہماری زراعت میں اس طرح کے مسائل ہوں، اگر ہر سال یوریا کے حوالے سے ذخیرہ اندو روزی ہو اور دیگر مسائل ہوں۔ میری گزارش ہو گی کہ متعلقہ وزیر کسی فیملی emergency کی وجہ سے آج موجود نہیں ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نہ جو معلومات فراہم کیں ہیں انہیں ایوان کے سامنے پیش کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس میں سے شاید کچھ سوالات کے جواب آپ کو مل جائیں گے۔

ایک سوال پوچھا گیا کہ کیا کوئی درآمد کی گئی ہے تو اس کا جواب ہے کہ حال ہی میں 220,000 ٹن یوریا کی درآمد کی گئی ہے تاکہ یوریا کی کمی، ذخیرہ اندو روزی اور speculation کو روکا جاسکے۔ ہماری ریجی سیزن کے حوالے سے یوریا کھاد کی دستیابی کا تخمینہ تقریباً 35 لاکھ ٹن تھا۔ اس میں ابتدائی 77,000 balance ٹن تھا۔ اس میں 32 لاکھ 80 ہزار ٹن ہماری مقامی پیداوار تھی۔ لیکن اس مدد میں جو ہوئی ہے اس کے shortage buffer stock میں تقریباً 2 لاکھ ٹن کی تھی، اس کی وجہ کیا ہے؟ یوریا کھاد کے دو کارخانے جنوری تا مارچ بند رہے اور اس کی وجہ سے مقامی پیداوار میں 225,000 ٹن یوریا کی کمی کا سامنا ہوا۔ علاوہ ازیں، Fauji fertilizer and Qasim Bin Qasim کی پیداوار میں گیس کی کمی کی وجہ سے اس سال تقریباً 180,000 ٹن یوریا کی کمی ہوئی۔ ایک بہت اہم بات جو کہ مجھے نے بتائی اس میں بیرون ملک import کا فصلہ تاخیر سے ہوا ہے، اس کا بھی قیمتیں پر بہت اثر پڑا۔ اس حوالے سے وضاحت دی گئی ہے، the decision for import was finalised very late, in October, 2023 by ECC of the Cabinet despite summaries were submitted by the Ministry of Industries and Production time and again since March, 2023. اب وزیر برائے خزانہ بھی اس وقت موجود نہیں ہیں اور دیگر stake holders کے تاخیر کیوں ہوئی؟ لیکن اس کے باوجود متعلقہ مجھے نے ہمیں بتایا ہے کہ اس

وقت یوریا کی کافی مقدار ملک میں موجود ہے اور buffer stock کے کم ہونے کی وجہ سے ذخیرہ اندوزوں سرگرم ہوئے اور ناجائز منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں نے ملک کر مصنوعی قلت پیدا کی۔ اس صورت حال کے تناظر میں وفاقی حکومت نے صوبائی حکومتوں اور fertilizer industry کے ساتھ مل کر 12 دسمبر سے روزانہ کی بنیاد پر کھاد کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر رکھی ہے۔ وفاقی حکومت نے صوبوں کو یوریا کی دستیابی اور مقدار بڑھانی ہے۔ صوبائی حکومتیں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہیں۔۔۔ (آگے جاری۔۔۔) T11

T11-05 JAN 2024

IMRAN/ED: WAQAS

12:10 P.M.

جناب مرتضیٰ سو لگی:۔۔۔ جاری۔۔۔ صوبائی حکومتیں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہیں۔ پنجاب حکومت نے اس ٹھمن میں 950 FIRs اور 104 million روپے کے جرمانے عائد کیے ہیں۔ جب کہ سندھ حکومت نے بھی اس سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھائے ہیں اور چار ملین روپے کے جرمانے عائد کیے ہیں۔ ان سارے اقدامات سے یوریا کی دستیابی اور قیمت کے حوالے سے صورتحال بہتر ہونا شروع ہو گئی ہے۔ یوریا کی قیمت جو پانچ ہزار روپے فی بیگ سے تجاوز کر گئی تھی، جس کا ابھی سینیٹر صاحب نے ذکر بھی کیا ہے، اب وہ چار ہزار چار سو اکیاں روپے فی یوری ہو گئی ہے۔

درآمدی یوریا کے دو جہاز پچانوے ہزار ٹن لے کر آگئے ہیں۔ اس National Fertilizer Marketing Limited distribution کر رہی ہے۔ اس لیے امید کی جاتی ہے کہ آنے والے دنوں میں یوریا کی قیمتوں میں نمایاں کمی آئے گی۔ لیکن جو متعلقہ وزارت کے لوگ ہیں انہوں نے ابھی مجھے ایک نوٹ بھیجا ہے کہ جو سوالات اٹھائے گئے ہیں وہ وزارت نے note کر لیے ہیں اور ان تمام کا تفصیلی جواب وزارت کے وزیر صاحب اگلے اجلاس میں دیں گے۔

Mr. Chairman: Calling attention notice is disposed of. Order No. 12, in the name of Senator Samina Mumtaz. تشریف نہیں لائی ہیں؟ Dropped.

Senator Mushahid Hussain Sayed, please.

دیتا ہوں جناب آپ کو بھی۔ مشاہد حسین صاحب کو میں نے پہلے دے دیا ہے۔ اس کے بعد دوست محمد صاحب کو دیتا ہوں۔

#### **Point raised by Senator Mushahid Hussain Sayed on the Palestine-Israel conflict and recognizing the role of Hamas in Palestinian cause**

Senator Mushahid Hussain Sayed: بسم الله الرحمن الرحيم۔ Sir, today is a very important day in the parliament of Pakistan and I think it's very befitting that Senate of Pakistan which is a part of our parliament has a unique distinction and

honour to welcome H.E. Dr Khalid Al-Qaddumi, the representative of Hamas in Palestine. He is from Gaza.

We are proud of the Palestinian brothers specially Hamas which is a democratically elected organization of the people of Palestine, whose great “Mujahid” is here to represent the aspirations of the people of Palestine. Mr. Chairman! 18 years ago in this very chamber we had the honour, I was then chairman of the Foreign Relations Committee, to invite his brother and our brother, H.E. Mr. Mahmoud al-Zahar, the Foreign Minister of Palestine. It was the time of Gen. Pervez Musharraf and I talked to the government of that time. Sir we were the first Muslim country to give a one-million-dollar donation to Mr. Mahmoud al-Zahar of the Hamas government.

So, we have a track record and I want to ensure the Palestinian brothers that Palestine is part of our DNA because of the leadership of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, who focused on Palestine even before the creation of Pakistan. And I salute the Palestinian “Mujahideen” of Hamas especially “Toofan Al-Gaza” on 07 October 2023 which has been a game changer for three reasons.

It reminds of a Quranic Ayat **وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ خَيْرُ النَّاكِرِينَ** which translates as “They planned (meaning Israel and Americans) and Al mighty Allah planned, and Al mighty Allah is the best of the planners”.

One, they wanted a Middle East with minus Palestine. To eliminate, and they said normalize relations with Israel. And some weak-kneed people in Pakistan were also talking of recognizing Israel, normalizing relations with Israel. Which is totally unacceptable.

Secondly, they had planned an Israel-India economic corridor and that economic corridor was called IMEC (The India-Middle East-Europe Economic Corridor). That was to counter the CPEC and to counter the Belt and Road

Initiative. That plan is now being buried under the rubble of Gaza. Thanks to the 1440 Mujahideen who launched the Toofan Al-Gaza on 07 October 2023. The myth of Israel's invincibility and the myth of Israel's impregnability has been shattered. They have shown that might is not right but right is might.

Sir, in this regard I would just like to conclude and say that Pakistan fully supports the Palestine people. This thing has happened once before in 2003 when America launched the invasion of Iraq. They had a plan, and this is now published in a book in England called 'Lawless World' authored by Philippe Sands. Their plan was that after Iraq and Afghanistan, they would attack and focus on Pakistan and Saudi Arabia. But thanks to what happened in Iraq, all the plans of the United States of America fell apart.

So, we feel that this is a very important time for the Muslim world and Pakistan should take the lead. We have always taken the lead. We are the only non-Arab country which participated in two Arab-Israel wars in 1967 and 1973. PLO (Palestine Liberation Organization) achieved recognition in Lahore at the Islamic summit when late Zulfiqar Ali Bhutto was the Prime Minister, and we should maintain the tradition and take that initiative forward.

I would like to tell Dr Khalid Al-Qaddumi that Pakistan, the people of Pakistan, the armed forces of Pakistan and the parliament of Pakistan, and I am sure that the government cannot be away from the aspiration of the people of Pakistan and will stand firmly with Palestine till an independent Palestine State is established with al-Quds al-Sharif as the capital. Long live the Palestine struggle for freedom. Thank you.

Mr. Chairman: Honourable Senator Dost Muhammad Khan.

## **Point of public importance raised by Senator Dost Muhammad Khan regarding the grievances of internally displaced persons of FATA and Swat**

سینیٹر دوست محمد خان: بہت بہت شکریہ جناب۔ اس سے پہلے سرتاج عزیز کے لیے دعا پڑھی گئی۔ میں بھی اس کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔<sup>1</sup> [xxx] جناب! میں اپنی تقریر پتوکے ایک شعر سے شروع کرنا چاہتا ہوں (پشوٹو میں شعر پڑھا)۔ Meaning thereby, لگایا جا رہا ہے۔

چیئرمین صاحب! یہاں مظلوموں کی باتیں ہوئیں، پچھلے سیشن میں بلوچستان کے مسائل یہاں پر discuss ہوئے جو ایک بہت اچھی بات ہے۔ لیکن جناب! میری قوم کے ساتھ جو ہوا وہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ہم نے کیا کیا قربانیاں نہیں دیں۔ قائدِ اعظم جب 1948 میں ہمارے علاقے میں آئے اور جب انہوں نے پاکستان بنانے میں قبائلیوں کا جذبہ دیکھا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی فوج کو withdraw کر رہا ہوں اور آج سے آپ قبائلی اس defenders کے western border کے بینیں گے۔

ہم نے بغیر لائق کے، بغیر تنخواہ کے ساٹھ سال تک ستائیں سو کلومیٹر لمبا international border جس کو Durand line border بھی کہتے ہیں، اس کی ہم نے حفاظت کی۔ جناب! ہمارے مسائل پر مسائل بنتے جا رہے ہیں، جیسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ will within the wills. پھر جو کشمیر آزاد ہوا، وہ ہم قبائلیوں نے آپ کے لیے اس کو آزاد کروایا۔ لیکن ہم نے ان کے لیے جو قربانیاں دیں، اس کا کسی نے ذکر نہ کیا۔

جناب! ہمارے لوگ بارہ مولہ اور سرینگر کے airport کا گھیرا ڈکر رہے تھے تو اس وقت پاکستان نے ceasefire کا اعلان کر دیا۔ جناب! وہ ایک الگ داستان ہے۔ لیکن جب ہمارے قبائلی retreat کر رہے تھے تو ان پر اوپر سے India bombardment کر رہا تھا اور جو قبائلی نجگان میں درختوں کے پتوں پر گزارا کر کے آٹھ آٹھ دس دنوں کے بعد پاکستان کی border پر پہنچے۔ ان میں سے کئی تواریخ میں ہی فوت ہو گئے۔ میرے اپنے گاؤں کے پانچ افراد کی لاشیں ابھی تک سرینگر، بارہ مولہ یا مقبوضہ کشمیر میں گنام دفن ہیں۔

چیئرمین صاحب! میں ہمیشہ اس پر بار بار آواز اٹھاتا ہوں کہ خدارا فاتا پر رحم کریں۔ فاتا کی چنگاری اب شعلہ میں تبدیل ہونے والی ہے۔ بلکہ اب تو شعلے اٹھ رہے ہیں۔ آپ نے اس وقت کے Leader of the House جناب اعظم تارڑ صاحب نے کہا تھا کہ ہم

<sup>1</sup> "Words expunged as ordered by the Chairman."

آپ کے دو points اس وقت کے نوٹس میں لائیں گے۔ ایک یہ کہ جو survey کے نام پر ہمیں جب آٹھ سالہ operation کی بنا پر حکومت پاکستان نے کہا تھا کہ آپ تمام لوگ گھر خالی کریں، تو ہم تمام نے گھر خالی کر دیئے۔ آٹھ سال تک وہ operation جاری رہا اور اس operation کے نتیجہ میں ساڑھے تین ہزار پاک فوج کے جوان شہید ہوئے اور کوئی گیارہ بارہ ہزار زخمی ہوئے۔ سو اس میں بھی تین چار میں operation چلا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ لیکن جب ہمیں کہا گیا کہ اب علاقہ دہشت گردوں سے پاک ہے تو آپ لوگ اپنے گھروں میں لوٹ جائیں۔ تو ہم نے کہا کہ ہمارے گھر ہیں کہ ہر؟ نہ ہمارے کھیت ہیں، نہ ندیاں باقی ہیں اور کچھ بھی باقی نہیں ہے۔ تو ہمیں کہا گیا کہ ہم آپ کے گھروں کا survey کر کے چار چار لاکھ روپے دیں گے۔

میں نے خود 2017 میں ایک survey کیا۔ ان میں سے آدھے لوگوں کو تو پیسے مل گئے ہیں لیکن آدھے لوگوں کو تاحال نہیں ملے ہیں۔ اب جن آدھے لوگوں کو پیسے نہیں ملے ہیں ان کے جوانوں نے بندوقیں اٹھانی شروع کر دی ہیں اور دہشت گردان میں شامل ہو گئے ہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ خدارا ہمیں کچھ وقت اور دیں اور اس میں تھوڑا وقت لگ جاتا ہے اور مہربانی کر کے ان anti Pakistan باتوں کو چھوڑ دیں۔ ہم آپ کے حق کے لئے پاریمان میں بھی آواز اٹھائیں گے، Prime Minister سے بھی آپ کے حق کے لئے لڑیں گے اور آپ کو حقوق دلوائیں گے۔ (جاری ہے T12 پر)

T12-05JAN2024---ASHFAQ/ED.MUBASHIR---12.20PM

جاری۔۔۔ سینیٹر دوست محمد خان۔۔۔ ہم آپ کو اپنے حقوق دیں گے۔ جناب! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہاں پر Leader of the House اعظم نیز تائز صاحب تھے اور آپ بھی تھے، آپ دونوں نے مجھے کہا تھا کہ ہم Prime Minister کو دو چیزوں کی separate بھیجنیں گے، ایک Ex-FATA کی summary کی پیسوں کی survey کے لیے ایک Ex-FATA کے پیسوں پر بھی خیر پختونخوا کا جب جاتا ہے، اور ہمارے پیسے cut جاتے ہیں۔ یہ set up ہمارا یہاں سے خیر پختونخوا کا جب جاتا ہے، وہ account No. 1 میں جاتا ہے اور ہمارے پیسے FATA کے پیسوں پر بھی خیر پختونخوا اولے چھری چلا لیتے ہیں۔

جناب! یہ ہمیں یہ impression دیتے تھے کہ ہم تخت لاہور کے قیدی ہیں جب ہم merge ہوئے تو ہمیں پتا چلا کہ تخت لاہور کے قیدی نہیں ہیں، تخت پشاور کے قیدی ہیں۔ جناب! میں یہاں پر سابق وزیر اعظم جناب عمران خان صاحب کا ذکر بھی پر کرنا پسند کروں گا کہ انہوں نے 17 ارب روپے survey کے لیے منظور کئے تھے، ایک کمیٹی بنائی تھی headed by the Ex-Speaker

انہوں نے کہا کہ ہم 17 ارب روپے survey کے لیے دے رہے ہیں اور ہم 100 ارب روپے NFC Award کے لیے دے رہے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ کی قومی اسمبلی کی 6 کم ہوئی ہیں کیونکہ علاقہ تھا اور Election Commission under operation 6 seats میں بند کر کے ہمیں 12 seats پر لے آئے۔ جناب! شہزاد شریف کی حکومت تھی، اس وقت کے ہمارے Finance Minister بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ، یہ اگلی حکومت میں بھی Finance Minister ہوں گے، انہوں نے 95 ارب روپے اپنے MNAs کو دیے جس میں ہمارے وزیرستان کے MNAs بھی شامل تھے، ایک، ایک کو تین، تین ارب روپے دیے۔ انہیں یہ priority fix نہیں کرنی چاہیے تھی کہ FATA کے لوگ بغیر پیسے کے ہیں جو بغیر compensation کے ہیں جن کے گھر تباہ ہوئے ہیں، ہم ان کو 20 اور 22 ارب روپے دے دیتے۔

جناب چیئرمین: جی دوست محمد خان صاحب! آپ wind up کریں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! آپ کو بھی جلدی ہے۔ ہم تباہ و بر باد ہیں اور خدا کے واسطے ہمیں تباہ و بر باد نہ کریں، وہاں پر آگ کی ہوئی ہے، ہم نے اس ملک کے لیے قربانیاں دی ہیں، ہمارے آباؤ اجداد نے قربانیاں دی ہیں۔ میں اپنی باتیں اس پر ختم کرتا ہوں۔  
اوہم قبائلی اس کر بلائیں ہیں      گویا یہ گھری کر بلائی ہے  
جناب! آپ کا شکر یہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طاہر بنجو صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کیونکہ سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے فلسطین پر بات کرنی ہے۔ جی سینیٹر محمد طاہر بنجو صاحب! آپ ایک منٹ بات کر لیں پھر سینیٹر مشتاق احمد صاحب بات کریں گے۔

#### Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بنجو: جناب! آج کل Supreme Court of Pakistan میں لاپتا افراد کے case کی سماعت ہو رہی ہے۔ یہ خوش آئند بات ہے اور یقیناً اس کا credit Chief Justice میں جاتا ہے کہ اس ضمن میں جو کارروائی ہو رہی ہے، اس کو برآ راست channels پر نشر کیا جا رہا ہے۔ جناب چیف جسٹس صاحب بلندی پر بیٹھے ہیں، یہاں کی بلند ترین چوٹی پر بیٹھے ہیں اور ان کو یہ سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ ہمیں امید اور توقع ہے کہ عشروں سے چلنے والے اس مسئلے کا مستقل اور پائیدار حل تلاش کریں گے۔ میں آخری بات یہ کروں گا کہ ہمارا یہ کہنا ہے کہ محترمہ آمنہ مسعود جنوبی people should not be picked up illegally.

سے لے کر محترم سعیج دین محمد نک، جناب چیف جسٹس صاحب! یہ برسوں سے انصاف کے منتظر ہیں، ان کو انصاف ملنا چاہیے۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Mushtaq Ahmed Sahib.

**Senator Mushtaq Ahmed**

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! آب کا شکریہ۔ میں سب سے پہلے حماس کے رہنماء ڈاکٹر خالد القدوی کو یہاں پر سینیٹ آف پاکستان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں دو، تین باتیں short کروں گا۔ دو دن پہلے شیخ صالح العاروری لبنان میں شہید کر دیے گئے اور ان کے خاندان کے 14 افراد غزہ میں رہائش پذیر تھے، ان کو بھی شہید کر دیا گیا۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ شیخ صالح العاروری نے جو قربانیاں دیں اور ان شاء اللہ، فلسطین آزاد ہو گا اور ان شاء اللہ، القدس شریف اس کا دارالحکومت ہو گا۔

جناب! اسرائیل کی یہ بزدلانہ کارروائی ہے، ثابت ہو گیا ہے کہ اسرائیل ایک rogue state ہے، یہ کسی بین الاقوامی قانون کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اس نے ایک sovereign state Lebanon میں اس طرح کی کارروائیاں فلسطین کے عوام کے خلاف کی ہیں۔ میں عامی برادری اور اقوام متحده سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کا notice لے اور اس کو rogue state اسرائیل کو accountable بنائے، نمبر ایک ہے۔

جناب! میں دوسری بات آپ کے توسط سے پاکستانی عوام سے کہتا ہوں کہ اس وقت streets میں اور social media پر Europe and America میں غزہ اور فلسطین کے لیے زبردست حمایت جاری ہے۔ اس وقت اسرائیل rogue state کے خلاف فلسطین کی زبردست جدوجہد جاری ہے۔ ہم بطور پاکستانی عوام ان کو support کرنا چاہیے جب فلسطینی مذاہمت سے نہیں تھکے تو ہم ان کی حمایت سے کیوں تھک جائیں۔ اس لیے پاکستانیوں کو social media platform streets میں بھی اور پر بھی بھرپور انداز سے اسرائیل کے خلاف اور غزہ کے عوام کے ساتھ کھڑے رہنا چاہیے۔

جناب! میں تیسرا بات یہ کروں گا کہ میں South Africa کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں OIC سے مطالہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی قراردادوں پر عملدرآمد کریں۔ انہوں نے اپنی قرارداد میں کیا کہا ہے، انہوں نے کہا کہ فوری جنگ بندی کی جائے، انہوں نے اپنی قرارداد میں humanitarians assistance کا کہا ہے تو وہ اپنے قراردادوں پر عملدرآمد کریں جو OIC نے pass کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ South Africa کا ساتھ دیں، South Africa نے genocide کے حوالے سے اسرائیل کے خلاف

crimes against public hearing invoke کیا ہے، اس کو support کریں۔ اپنی ایک OIC کے کے لیے کریں، اسرائیل نے جو فلسطینیوں کے خلاف کئے ہیں۔ humanity and war crimes

جناب! میں چوتھی بات یہ کروں گا کہ حماس نے ثابت کیا ہے کہ یہ ایک mature organization ہے، ایک جنگی قوانین democratic organization ہے۔ انہوں نے حالت جنگ میں بھی بین الاقوامی قوانین کی پابندی کی ہے، انہوں نے جنگی قوانین کی پابندی کی ہے، انہوں نے جنگی قیدیوں کو اپنی جان کی قیمت پر بحفاظت رکھا ہے، اس کی اسرائیل کے قیدیوں نے بھی گواہی دی ہے۔ اس لیے حماس کو recognize کیا جائے جو کہ democratic party ہے اور فلسطین کے عوام کے احساسات اور جذبات کی ترجمان ہے، اس لیے حماس کو recognize کیا جائے۔

جناب! میں آخری بات یہ کروں گا کہ American Foreign Minister Blinken Israel جا رہا ہے، arms کو bypass کر کے Israel کو political support دی ہے، اس نے اپنی Parliament کو bypass کر کے America کے ہیں، اس لیے جا رہا ہے کہ اسرائیل war crimes کے ہیں، اس لیے جا رہا ہے کہ اسرائیل diplomatic protection supply کے ہیں، اس کو protect کر رہا ہے، یہ اس کا notice ہم ایک بار پھر حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ کھڑی رہے جس طرح اس رویے کی مذمت کرتے ہیں اور ہم ایک بار پھر حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ Ceasefire and humanitarian assistance gate کے لیے کھڑا رہے اور Rafah gate کے لیے کھڑا رہے اور Ceasefire and humanitarian assistance gate کے لیے کھڑا رہے اور Rafah gate کو Israel کی مداخلت کے بغیر مستقل کھلا رکھنے کے لیے کھڑا رہے۔ اس کے crimes against humanity ہیں اور war crimes against humanity ہیں اور Israel کے crimes against humanity ہیں، ان میں South Africa کا ساتھ دیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you very much. Yes, Senator Muhammad Qasim Sahib...Contd...T13

T13-05Jan2024      Tariq/Ed: Waqas.      12:30 pm

جناب چیرین: بہت شکریہ۔ معزز سینیٹر محمد قاسم صاحب۔

Senator Muhammad Qasim

سینیٹر محمد قاسم: بہت شکریہ، جناب چیرین! سب سے پہلے میں حماس کے لیڈر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور اسرائیل نے جس برے انداز میں civilians پر بمباری کی ہے اس کی مذمت کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب چیرین: جی قسم صاحب۔

سینیٹر محمد قاسم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیرین! سب سے پہلے میں غزہ سے آئے معزز مہماں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں پر تشریف لائے، میں انہیں welcome کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم بلوچ ہمیشہ ظلم اور مظلوموں کی دستاؤں میں ساتھ رہے ہیں، ہم ہمیشہ مظلوموں کی حمایت کرتے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ بلوچستان کے حوالے سے دو issues ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ لوگ یہاں missing persons کے حوالے سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس بابت زیادہ نہیں بولا کیونکہ یہاں ایوان میں میرے کافی ساتھی ارکین پہلے ہی اس مسئلے پر بات کر چکے ہیں۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس مسئلے کے حل کے لیے اس ایوان کی یا کوئی حکومتی بڑی کمیٹی بنائیں جو اسے سیاسی طور پر میز پر بیٹھ کر حل کرے۔ اس کو اس طرح سے چھوڑ دینا درست نہیں کیونکہ یہ مسئلہ بڑھتا جائے گا۔ پہلے ہی 70-75 سالوں سے ہم لوگ بہت سے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایسے مسائل کو ہوادینا، انہیں آگے بڑھانا، یہ ملک و قوم اور ریاست کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔

میرا دوسرا مسئلہ ایکشن سے متعلق ہے۔ میری آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے چیف ایکشن مکشیر سے درخواست ہے کہ 75 سالوں سے میں نے اپنی زندگی میں ایکشن نہیں دیکھے ہیں، وہاں پر تقریباً selection ہو رہی ہے۔ وہ اس ملک کا ایسا ناطہ ہے جہاں پر pick ہوتا رہتا ہے سوائے ایک ایکشن کے جو کہ بھی خان نے کرائے تھے، وہ بھی آرمی چیف اور dictator تھا لیکن وہ انتخاب and choose ہوا تھا لیکن ہم اس کے نتائج کو ہضم نہیں کر سکے اور ہمارا آدم حاصل کی ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ بلوچستان کے issues بھی پچھلے 70 سالوں سے چل رہے ہیں لیکن ہم پھر بھی ان ایوانوں میں بیٹھتے ہیں، متنازع ایکشنوں میں حصہ لیتے آئے ہیں اور جمہوریت کو تسلیم کرتے آئے ہیں۔ جو بلوچ جماعتوں جمہوریت کو تسلیم کر کے یہاں بیٹھتی ہیں، اس آئین کی قدر کرتی ہیں ان کی آواز کو وزن دیا کریں اور انہیں سنائیں۔ نہیں تو یہ معاملات خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ مہربانی۔

جناب چیرین: بہت شکریہ۔ جی قائد ایوان صاحب۔

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ، جناب چیرین! سب سے پہلے تو میں ڈاکٹر خالد قدوی صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جمعہ کی نماز کے پیش نظر کیونکہ time restrained ہے تو میں جناب مشاہد حسین سید صاحب اور مشتاق احمد صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے

اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں انہیں endorse کرتے ہوئے کہوں گا کہ یہ پاکستان کے لیے اور امت مسلمہ کے لیے بھی بہت بڑی ذمہ داری اور challenge ہے کہ اس وقت فلسطین میں ہمارے بہن، بھائی اور بچے جس process سے گزر رہے ہیں۔ اخلاقی، اسلامی اور بین الاقوامی قوانین کے تحت ہماری ذمہ داری اور فرض ہے کہ ہم ان کی بھرپور امداد کریں۔ ہمارے جو بھی وسائل ہیں چاہے وہ مالی ہوں یا diplomatic ہوں، انہیں پوری طرح استعمال کر کے ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا جو مشن ہے اور حضرت قائد اعظم نے بھی فرمایا تھا کہ جب تک فلسطین آزاد نہیں ہو گا اور قدس اس کا دارالخلافہ نہیں ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی اسلامی اور بین الاقوامی ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ کام کریں، حکومت کو پوری کوشش کرنی چاہیے، ایکشن آنے والے ہیں، ایکشن کے جو بھی نتائج ملک کو ملیں گے لیکن یہ ایوان میں پھر کہوں گا even at the cost of repetition that since this House is a House of Federation, representing all the four provinces, across the divide, Treasury ہوں یا اپوزیشن، ہمیں فلسطین کے حوالے سے ایک ہو کر حکومت کو اور جہاں جہاں ہماری ذمہ داری ہے اسے پورا کریں تاکہ فلسطین کو اس وقت جس امداد اور اخلاقی support کی ضرورت ہے وہ انہیں ملے۔

دوسری بات جو بہت ہی briefly کروں گا کہ میرے بہت ہی قبل احترام ساتھی سینیٹر دوست محمد صاحب نے کچھ بتیں کیں، میرے knowledge میں کچھ چیزیں نہیں تھیں لیکن سب سے پہلے بڑے ادب سے میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ ہماری اسلامی اور اخلاقی training ہے کہ جو ہم سے جدا ہو جائے ان کے بارے میں ہمیں کوئی adverse remarks نہیں دینے چاہیں۔ میں سرتاج عزیز صاحب کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، وہ ایوان کے رکن تھے، ان کی بہت contributions ہیں۔ انہوں نے to soul کیونکہ وہ ویسے بھی مناسب نہیں ہے اگر آپ مہربانی کر کے ان الفاظ کو expunge کرنے کا حکم دے دیں گے تو وہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی expunge کر دیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: دوسرا میں یہ گزارش کروں گا کہ franky speaking میرے علم میں یہ پہلی مرتبہ آیا ہے کہ جناب نے اور میرے دوست بھائی محمد اعظم ندیر تارڑ صاحب جب Leader of the House تھے survey کے حوالے سے I would have gone out of commitment کی تھی تو جب میں Finance Minister تھا تو مجھے یہ نہیں بتایا گیا، میں ابھی اعظم ندیر تارڑ کے اگر un-justification the way یا زیادتی ہوئی ہے اور کسی کا حق نہیں ملا تو ان کو حق ملنا چاہیے۔ میں ابھی اعظم ندیر تارڑ صاحب کو اور آپ کو بھی remind کر رہا ہوں کہ ہم نگران حکومت سے بھی request without wasting time کر سکتے ہیں کہ اگر وہاں survey کے مطابق لوگوں کے حقوق نہیں ملے تو وہ انہیں ملنے چاہیے۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اسے ہم enforce کروائیں۔

جہاں تک بھائی نے funds کے حوالے سے کہا، دیکھیں کسی ملک کی GDP growth, employment opportunities اور جو forward time ہے اور اس میں lag ہوتا ہے۔ آگے جاری۔ (T14)

T14-05JAN2024 FAZAL/ED: Mubashir 12:40 PM

سینیٹر محمد اسحاق ڈار جاری ہے۔ GDP growth, employment opportunities and future ہے۔ اس کے لیے ہم اپنے forward time ہے اس میں lag ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم اپنے kick up development budget کو کریں۔ یہ غالباً پاکستان کی تاریخ میں دوسرا بджت تھا جس کو 2023-24 کا بجٹ کہا جا سکتا ہے۔ اس میں ہم نے 1150 ارب روپے کی national economy کو چلانے والیہ allocation for development expenditure سب سے بڑی contribution ہوتی ہے۔ ابھی علی ظفر صاحب نے بھی international obligations کی بات کی۔ تو یہ sustainable development goals or international obligations at the forum of that SDGs handed and that United nations. اس کے لیے ہمیں جو allocation ہے تھی وہ ضرور اس میں تھی لیکن یہ SDGs governed by Cabinet Division کا اپنا حق نہیں ملا اور اس میں اگر کوئی mal distribution ہوئی ہے، اگر کسی کو ان کا اپنا حق نہیں ملا ہے تو اس کو correct ہونا چاہیے اور وہ corrective measures لیے جانے چاہیے۔ تو یہ بجٹ جو ہم نے 2023-24 کے لیے پیش کیا تھا اس میں ہم نے جو allocation رکھی تھی وہ 1150 ارب روپے کی تھی۔ میں نے یہ بجٹ جو ہم نے 2017-18 کا جو بجٹ پیش کیا تھا وہ پہلی مرتبہ ایک trillion کیا تھا جو کہ 1001 ارب روپے کا تھا۔ اس مرتبہ 1150 ارب روپے کا ہے۔ اسی سے آپ کے ملک میں ترقی ہو گی۔ اسی سے employment generation ہو گی۔ اسی سے poverty میں کمی ہے۔

آئے گی۔ اسی سے جو اس وقت per capita income بڑھے گی۔ To the best of my ability and obviously

کابینہ تھی۔ جناب وزیر اعظم شہباز شریف صاحب اور PDM کی جو حکومت تھی اس کی approval سے اور پھر اس ہاؤس میں بھی وہ پیش کیا گیا۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری بات ہے جو انہوں نے کہا کہ سروے کے مطابق یہ پتالا ہے کہ لوگوں کو ان کا حق نہیں ملا ہے۔ وہ زیادتی ہوئی ہے۔ میں ان کے ساتھ اس بات کے لیے تیار ہوں کہ ہمیں ان کا حق ان کو دلوانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ابھی جمعے کا وقت بھی ہو گیا ہے۔ جی، مولانا فیض محمد صاحب۔

#### **Point of Public Importance raised by Senator Molvi Faiz Muhammad regarding grievances of the Baloch protesting in the capital**

سینیٹر مولوی فیض محمد: اللہُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِيْلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أَلِيْلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ

مُحَمَّدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِيْلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أَلِيْلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ۔ خَمْدَة وَنَصْلِي عَلَى

رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدَ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّيْلَنَ عِنْدَ اللَّهِ

الإِسْلَامُ۔ (عربی)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بہت مہربانی۔

سینیٹر مولوی فیض محمد: جناب چیئرمین! یہ جو بچیاں اور عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں ان کے متعلق ایک لفظ بولتا ہوں۔ ایسا نہ کریں۔ ہم کیوں مسائل کو خراب کرتے ہیں۔ ایک تو پہلے سے گمشدہ افراد کی لڑائی چل رہی تھی۔ اب جو بچیاں اسلام آباد آ کر بیٹھ گئی ہیں اور ان کو آپ عزت کے ساتھ واپس نہیں سمجھتے تو اس سے بلوچستان کے عوام میں مزید خلش پیدا ہو گی۔ اس کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ ان کے لیے ایک کمیٹی بنائیں۔ آپ وزیر اعظم صاحب سے میں اور ان کے لیے کوئی حل نکالیں۔ اسی طرح چون کے بارڈر پر اور ہمارے دوسرے مسائل ہیں ان کو بھی حل کریں۔ جیسا کہ فلسطین کی مائن روتی ہیں ہمیں ان کے لیے بھی درد ہے۔ تو آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ کام کریں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جمعے کا وقت ہے۔ دو بجے تک وقفہ کرتے ہیں۔ نماز کا وقت ہے۔ تیاری بھی کرنی ہے۔ ان شاء اللہ دو بجے تک وقفہ کرتے ہیں۔

The House stands adjourned to meet again today at 02:00 p.m.

(The House was then adjourned to meet again at 02 P.M. after Jumma Prayers)

[After Jumma prayers, the House resumed its proceedings with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair]

جناب چیئرمین: سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! کچھ معزز اکین نے یہ ہا تاکہ جن کی speeches باقی تھیں، میرے خیال میں اس وقت کوئی دو بجے کچھ standing committees کی meetings میں وہ تشریف لے گئی ہوں گی۔ باقی تو سب دوستوں نے جو کچھ کہنا تھا، وہ کہا۔

جناب چیئرمین: آپ نے فلسطین کے متعلق کچھ کہنا ہے تو کہیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! فلسطین پر میں اپنے خیالات کا اٹھار پہلے کر چکا ہوں۔ اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے اوپر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ آج جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کا یوم ولادت بھی ہے اور فلسطین کے حوالے سے جو سابق وزیر اعظم پاکستان اور پاکستان پبلز پارٹی کے چیئرمین بھٹو صاحب کا stand رہا ہے، اس کے اوپر پبلز پارٹی آج بھی کھڑی ہے۔ ہمارا پورا مالک اس پر آج بھی بات کر رہا ہے۔ پہلے دن سے اس ہاؤس نے ایک قرارداد بھی pass کی اور اسرائیلی زیادتیوں کی ہم already alredy مندمت کر چکے ہیں اور تمام مسلم امہ اس issue پر یکجا ہو کر کھڑی ہوئی ہے۔ فلسطین اور پاکستان دو ممالک ہیں، آپ دیکھیں کہ کس طریقے سے ان کی creation ہوئی، فلسطین کی اور پاکستان کی۔ اس کے بعد پہلے دن سے جب سے وہ وجود میں آئے ہیں، اس وقت سے جو ہمارے خالقین ہیں اور مالی یہود ہیں، اس کے خلاف پہلے دن سے چلے آرہے ہیں۔ ہم ان کی بھرپور مندمت کرتے ہیں۔ جتنے مسلمان ہیں، وہ اپنے مشن پر پہلے دن سے کھڑے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، ہم اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے اور بیت المقدس کو آزاد کرو کر رہیں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شاجمالی۔ آپ غزہ پر نہیں بولنا چاہتیں؟

#### Senator Sana Jamali

سینیٹر شاجمالی: جی، میں بولنا چاہتی ہوں۔ چیئرمین صاحب! جیسے ہمارے محترم colleague نے کہا ہے تو ہمیں اسی طریقے سے غزہ کے متعلق stand لینا چاہیے۔ ادھر جو grievances چل رہی ہیں، وہاں جن لوگوں کی شہادتیں ہوئی ہیں، خاص طور پر convener Education Parliamentary Caucus کی بات کروں گی۔ میں innocent children کی خود بھی

ہوں، ہم مائیں اور بہنیں ہیں، ہمیں پتا ہے کہ what things are going on. So, we need to take a stand on it.

جناب چیرین: کمہ بابر صاحب! فلسطین پر کچھ کہیں۔

### Senator Kauda Babar

سینیٹر کمہ بابر: جناب! فلسطین عوام کے ساتھ جو ظلم ہے، اسے تو دنیا بھر کے لوگ، مسلمانوں کے علاوہ بھی، recognize کرچکے ہیں۔ بہت سارے لوگ ہیں جو اس ظلم اور بربریت کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے لوگوں کے لیے بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے بلوچستان میں الیکشن کی بات ہو رہی ہے اور باقی چیزیں ہو رہی ہیں جس کے لیے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ وہ وقت پر ہوں لیکن میں یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ آج پھر وہی الیکشن کا وقت ہے اور الیکشن کا وقت ہے۔ مجھے اس موقع پر اپنی پارٹی کے شہید سرماں ریسیمانی صاحب یاد آتے ہیں جن کو اس وقت پاکستان کے جھنڈے تسلی اور پاکستان کے لیے آواز اٹھاتے ہوئے شہید کیا گیا۔ ابھی مولانا فضل الرحمن صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا، اس پر بھی میں افسوس کاظہار کرتا ہوں۔ (جاری 16)

T16-5<sup>th</sup> Jan, 24 Naeem Bhatti/ED: Mubashir 2:10 pm

سینیٹر کمہ بابر: (جاری)۔۔۔ ابھی مولانا فضل الرحمن صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا، میں اس پر بھی افسوس کاظہار کرتا ہوں۔ وہاں اس طرح کے حملے، محسن داڑھ صاحب پر حملہ، جناب والا! یہ حالات relate کرتے ہیں۔ جب security کے حوالے سے حالات اس طرح گھمیں ہیں، ہم الیکشن سے بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں، لوگ پوچھتے تھے کہ الیکشن کب ہوں گے تو ہماری پارٹی نے پہلے دن سے یہ بات کہی تھی کہ اگر الیکشن آج سے چھ مہینے پہلے بھی ہوتے، ہم تب بھی تیار تھے، الیکشن آج بھی ہوں، ہم تیار ہیں لیکن ہم لوگوں کی security کے لیے اس ملک میں کیا کیا جا رہا ہے؟ کیا ہمارے لوگ یا پاکستان کا کوئی بھی شہری، میں صرف بلوچستان کی بات نہیں کر رہا، آپ خیر پختونخوا میں حالات دیکھ لیں، آپ بلوچستان میں حالات دیکھ لیں تو کیا ان حالات میں ہمارے لوگوں کو خدا نخواستہ شہید کرنے کے لیے، مرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا؟ اگر

صرف ایک letter بھیج کر threat alert issue کر کے کسی بھی سیاسی آدمی کو یہ کہا جائے کہ خدشہ ہے کہ تمہیں مار دیا جائے گا، شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کی بھی الیکشن کے دوران assassination ہوئی، ہمارے بہت سارے لیڈران، میں زہری صاحب کے پچوں کی بات کرنا چاہوں گا کہ انہیں bullet and bomb proof کیا اس ملک میں صرف سیاستدان بنے چکے ہیں؟ کیا انہیں مارنے کے لیے سازشیں ہوتی ہیں کہ ان کے لیے آپ ایک threat alert جاری کر دیں اور اس میں بتایا جائے کہ تمہیں مارا

جائے گا؟ انہیں بچانے کے لیے کوئی اقدامات نہیں ہوں گے۔ اگر اقدامات نہیں ہوں گے تو پھر یہ حکومت ہمیں بتا دے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ ہمیں security provide کریں، ابھی تو ماشاء اللہ بہت اچھی حکومتیں ہیں، میں اپنی بات نہیں کر رہا، میں آج آپ کو بتاتا چلوں کہ مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ میرے والد کی جگہ میرے انکل میر عبدالغفور کلمتی صاحب کا آج صحیح انتقال ہوا ہے اور میں یہاں بیٹھ کر تقریر کر رہا ہوں۔ موت برحق ہے، یہ اللہ کی طرف سے ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ہمیں مرنے کے لیے چھوڑ دیں۔

جناب والا! اس حکومت سے، آپ سے اور اس ایوان کے ذریعے لوگوں سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ہمارے لوگ جو سر عام ایکشن کے لیے گھوم رہے ہیں، وہ ووٹ کے لیے کسی کے گھر جاتے ہیں، کسی علاقے کا visit کرتے ہیں اور آپ کو idea ہے کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں وہ جگہیں ہیں جہاں roads election campaign کے لیے جاتے ہیں۔ ان کی security کا کون بندوبست کرے گا؟ میرا اس ایوان کے توسط سے حکومت سے سوال ہے، آپ مجھے بتائیں کہ ان سے کون سوال کرے گا کہ ان لوگوں کو صرف threat alert کے کاغذات issue کریں، آپ انہیں وہ سہولت دیں، وہ security دیں جس کے ذریعے انہیں اندازہ ہو سکے کہ وہ اس ملک میں محفوظ ہیں۔ اگر اس ملک میں کوئی ایکشن لڑنے والا آدمی، کوئی Senator, Ex-MNA, Ex-MPA، اس کے محفوظ نہیں ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ اس ملک میں کون محفوظ ہے؟ ان حالات میں جہاں ایک طرح سے threat ہے کہ ہمیں مار دیا جائے گا، دوسری طرف ہم لوگوں میں جاتے ہیں اور ہمارے لوگ بھی ان میں شہید ہوتے ہیں۔ ایک انسان سو لوگوں کے ساتھ مارا جاتا ہے، دو سو لوگوں کے ساتھ مارا جاتا ہے۔ سراج کو دیکھ لیں، زہری صاحب کے بچوں کو دیکھ لیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوا؟ وہ اکیلے شہید نہیں ہوئے، ان کے ساتھ سینکڑوں لوگ شہید ہوئے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ ہم صرف شہید ہونے کے لیے ہیں کہ بعد میں ہمارے مقبروں پر کوئی پھول چڑھائے، آپ نے ہمیں اس لیے یہاں رکھا ہوا ہے یا آپ ہم لوگوں کی حفاظت بھی کریں گے؟

جناب والا! میرا اس حکومت سے مطالبہ ہے، آپ بتائیں کہ انہوں نے ابھی تک ہماری security کے لیے کیا کیا ہے؟ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاں بھی حالات خراب ہیں، وہاں کے Chief Secretary, IG Police کو وزیر صاحب یہاں بلائیں، پتا نہیں اس وقت وفاق میں وزیر داخلہ موجود ہیں یا نہیں ہیں، یہاں Interior Secretary کو کمیٹی میں بلوائیں، انہیں Interior Committee میں پیش کریں اور ان سے کہیں کہ جو لوگ ایکشن لڑ رہے ہیں اور جو لوگ ایکشن نہیں لڑ رہے جو عوام ہیں، اس عوام کی security کے لیے انہوں نے کیا کیا ہے؟ میری آپ سے یہ درخواست ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، معزز سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

### Senator Bahramand Khan Tangi

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے پرسوں ایوان میں ایک تقریر کی تھی جس میں پاکستان کے اداروں کی اور پاکستان میں دہشت گردی کے سراہانے پر میں نے بات کی تھی کہ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں اور ہم پاکستان میں سیاست کرتے ہیں اور پاکستان کو پوری دنیا میں ایک محفوظ اور طاقتوں ملک کا message دیتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم پاکستان اور پاکستان کے اداروں کی عزت کریں۔ افواج پاکستان، ISI and security forces، اپنی تقاریر اور point scoring کے لیے target کریں۔ اس لیے کہ security forces کے نواجوں اپنے خون سے اس ملک کی، اس ملک کے مستقبل کی ہمناسخی کے لیے اپنے سینوں پر گولیاں کھاتے ہیں۔ جناب والا! اس تقریر کے بعد چوبیس کروڑ عوام میں کوئی تمیں، چالیس لوگ PTM کے نمائندے تھے، جنہوں نے اسلام آباد میں افواج پاکستان کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے تھے، میں نے اس کی مذمت کی اور میں نے اس ایوان میں یہ کہا کہ ایسے عناصر کا سرکچلانا چاہیے جو افواج پاکستان، security forces and Pakistan کو بدنام کرنے کی ناکام کو شش کرتے ہیں۔ چودہ اگست جو ہمارے ملک کی آزادی کا دن ہوتا ہے، اس دن دوسرے ممالک کے جھنڈوں کو اٹھا کر 14 اگست کی آزادی نامنظور اور پاکستان مردہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔

جناب والا! جب میں نے اس دن تقریر کی تو مجھے مختلف numbers سے دھمکیاں اور گالیاں شروع ہو گئیں لیکن مجھے خوشی ہے کہ اگر پاکستان کی عزت پر، اگر اداروں کی عزت پر، اگر افواج پاکستان کی عزت پر کوئی آدمی مجھے گالی دے، بے عزتی کر دے تو میرے لیے یہ کوئی اتنا بڑا سودا نہیں ہے لیکن کچھ ممالک کے مختلف numbers سے مجھے جو دھمکیاں دی گئیں تو as a Member of the House، میں یہ آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ آپ custodian of this House ہیں۔ میں وہ numbers کو provide کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی آپ Secretariat کو دے دیں، ہم اس پر inquiry کریں گے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! میں نے اس تقریر کے حوالے سے مناسب سمجھا کہ میں یہ بات کروں۔ ہم کب تک لاشیں اٹھائیں گے؟ ہم نے 2008 میں بے نظیر شہید صاحبہ کی لاش اٹھائی، خیبر پختونخوا میں 2013 and 2018 میں بہت زیادہ لوگ شہید

ہوئے ہیں، خبر پختونخوا کو ان کے خون سے رنگ دیا گیا ہے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک مرتبہ پھر دہشت گردی نے سراٹھیا ہے، ہم ایک طرف کہتے ہیں کہ پاکستان محفوظ ہاتھوں میں ہے لیکن دوسری طرف ملک کے تمام--- (جاری---)

T17-5Jan2024      Abdul Razique/Ed:Waqas Khan      02:20 P.M.

سینیٹر بہرہ مند خان شیخی:-- (جاری)۔ ہم ایک طرف کہتے ہیں کہ پاکستان محفوظ ہاتھوں میں ہے لیکن دوسری طرف ملک کے تمام politicians مشکلات سے دوچار ہیں کہ ایسا حادثہ ہو جائے جس میں خدا نہ کرے کسی پارٹی کا لیڈر شہید ہو جائے۔ ہم نے شہید محترمہ بینظیر بھٹو کو کھو دیا۔ وہ امت مسلمہ کی لیڈر تھیں لیکن پھر بھی شہید کی گئیں۔ 2013 اور 2018 کے elections کے دوران لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ اس دوران خبر پختونخوا میں بہت زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ ہم کب تک یہ لاشیں اٹھائیں گے؟ ہم کب تک election campaigns میں اپنے لیڈروں کی شہادتیں accept کریں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک دفعہ پھر حالات اسی طرف جا رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ان حالات میں ایکشن ممکن ہیں؟ اگر ان حالات میں ممکن نہیں تو ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کی leadership پاکستان کے تمام اداروں اور میڈیا کو یہ چاہیے کہ سیکیورٹی فورسز کے ساتھ تعاون کریں اور ماحول کو سازگار بنائیں۔ ہمیں ملک سے دہشتگردی کو ختم کرنے کے لئے سیکیورٹی فورسز کے ساتھ ایک page پر ہونا چاہیے۔ ہم کہتے ہیں کہ ماحول میں threats مل رہے ہیں، مولانا فضل الرحمن صاحب پر حملہ ہو رہے ہیں اور ایکل ولی خان کو اور باقی دوسرے threat letters مل رہے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کا لیڈر، کوئی نمائندہ یا صوبائی یا مرکزی لیڈر ہو، خدا نہ کرے کہ ان کی شہادت ہو۔ میں ایک مرتبہ پھر یہ کہتا ہوں کہ پاکستان اور specifically خبر پختونخوا اور بلوجستان میں ہم کب تک اپنی leadership کی لاشیں اٹھائیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ایکشن کے لئے ماحول سازگار ہو تو پھر تمام سیاسی جماعتوں کی یہ moral, professional and political responsibility بتی ہے کہ ان اداروں کے ساتھ مل کر ملک میں امن لانے اور ایکشن کروانے کے لئے انہیں support کریں۔

جناب! یہ ممکن نہیں کہ ایک طرف ہم امن کی بات کریں اور سیکیورٹی فورسز کی بات کریں اور دوسری طرف یہ کہا جائے کہ فلاں اپنے personal political point scoring Parliamentarian or Senator کے لئے یہ سب کر رہا ہے اور یہ کسی کے کہنے پر کر رہا ہے۔ میں یہ بات کسی کے کہنے پر نہیں کر رہا۔ کسی کی طرف سے مجھے یہ directives آئے ہیں کہ آپ یہ بات کریں۔ کیا ہم آج پاکستان کی بھی بات نہ کریں؟ کیا ہم ایوان میں افواج پاکستان کے متعلق بات نہ کریں؟ کیا ہم ایوان میں سیکیورٹی فورسز کے

متعلق بات نہ کریں جن کے نوجوان روزانہ کی بنیاد پر شہید ہو رہے ہیں اور اپنے شہادت کے خون سے ملک کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ایکشن کمیشن کا کام یہ ہے کہ وہ ایکشن کروائے لیکن ایک سازگار ماحول میں جس میں تمام سیاسی لیڈر شپ کو برابر موقع فراہم کرنا، ایک بڑی اور اہم بات ہے۔ ملک میں امن لانے کے لئے تمام سیاسی جماعتیں مل کر سیکیورٹی فورسز کو support کریں تاکہ امن ہو اور ہم ایک سازگار ماحول میں برابری کی بنیاد پر election campaign کر سکیں، شکریہ۔

جناب چیرمین: جی سینیٹر دلاور خان۔

سینیٹر دلاور خان: شکریہ، جناب چیرمین! میں ایک شعر پڑھنا چاہتا ہوں۔

ہم نے کیا، کیا نہ تیرے عشق میں محبوب کیا  
دریا یعقوب کیا، صبرا یوب کیا

ابھی سینیٹر بہرہ مند خان تنگی، بلوجستان اور خیبر پختونخوا کے سینیٹر صاحبان نے جواب پنچھنوات کا اظہار کیا، میں نے ایک بل سیکرٹیریٹ میں جمع کروایا ہے۔

جناب چیرمین: آپ نے کس چیز کے متعلق بل جمع کروایا ہے؟

سینیٹر دلاور خان: ابھی جس بات پر discussion ہو رہی ہے، میں نے اس متعلق بل نہیں بلکہ Resolution جمع کروایا

۔

جناب چیرمین: آپ نے کب دیا ہے؟ مجھے اس کے لئے Rules relax کرنے پڑیں گے۔ جی سینیٹر دلاور خان۔

(مدخلت)

### **Motion under Rule 262 moved by Senator Dilawar Khan regarding Dispensation of Rules**

Senator Dilawar Khan: I move under Rule 262 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said Rules be dispensed with in order to enable the House to discuss and pass a Resolution.

Mr. Chairman: So, this is a Resolution. Now, I put motion before the House.

*(The motion was carried)*

Mr. Chairman: Senator Dilawar Khan! Please move the Resolution.

**Resolution moved by Senator Dilawar Khan regarding temporary postponement of General Elections in the country owing to deteriorating law and order situation and frosty weather in Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa**

Senator Dilawar Khan: Thank you, Mr. Chairman! I move the following Resolution:-

**Acknowledging that:**

The Constitution of Pakistan upholds the right to vote for every citizen of Pakistan;

The constitutional duty assigned to the Election Commission of Pakistan to conduct free and fair elections is contingent upon inclusivity and ensuring the participation of all regions and people;

The voter turnout in colder areas remains notably high during moderate weather conditions;

January and February are recognized as the coldest months in a majority areas of Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa;

Various groups and political parties have expressed significant reservations regarding anticipated difficulties in ensuring the participation of residents in cold areas during the electioneering process;

**Noting with great concern that:-**

Recent incidents, including the foiled attempts on the lives of Jamiat Ulama-e-Islam-Fazl (JUI-F) Chief Maulana Fazlur Rehman and former MNA Mr. Mohsin Dawar, as well as threatening calls targeting the Awami National Party's Provincial Chief Mr. Aimal Wali Khan and other political figures, have raised concerns about the safety of political leaders;

The Ministry of Interior has conveyed serious threats to the lives of prominent politicians, further exacerbating the challenges faced by political parties in exercising their right to free and fair election campaigning;

There has been a marked increase in attacks on security forces and citizens claiming precious lives particularly in north-western Khyber Pakhtunkhwa and Balochistan Provinces. The intelligence agencies have warned of militant attack threats on election rallies in the two provinces;

Increase in attacks targeting both security forces and civilians, resulting in the loss of valuable lives, particularly in the north-western region of Khyber Pakhtunkhwa and Balochistan Provinces;

Alerts issued by intelligence agencies, indicating imminent threats of militant attacks on election rallies within the aforementioned provinces may have potential impact on the safety of citizens and the democratic electoral process;

Cognizant of the resurgence of Covid-19 virus in the country and health sector's concerns about potential further spread;

Reaffirms that while holding the judgment of the Hon'able Supreme Court of Pakistan regarding the elections date in the highest esteem for the Upper House of the Parliament, the Senate of Pakistan, being defender of the rights of all federating units, is obligated to ensure the constitutional guarantees and to alleviate fears of the smaller provinces especially vulnerable geographical territories;

**The Senate of Pakistan hereby RESOLVES that:-**

Conducting elections without addressing legitimate concerns, facilitating sufficient opportunities for election campaigns, and guaranteeing the safety of politicians and citizens would amount to a violation of the fundamental rights to vote and political participation, as safeguarded by the Constitution of Pakistan;

The Elections scheduled for 8<sup>th</sup> February, 2024, may be postponed to facilitate the effective participation of people from all areas of Pakistan and belonging to all political shades in the electioneering process. This delay aims to protect and uphold their constitutional right to political participation;

The Election Commission of Pakistan is urged to promptly implement the postponement and ensure that all necessary arrangements are in place to facilitate the smooth conduct of elections on the revised date;

The process of filing of nomination papers and scrutiny shall continue with the revised/extended timelines;

The Election Commission of Pakistan shall engage proactively with relevant stakeholders, political parties, and communities in order to address their concerns and foster an environment conducive to free and fair elections.

**The Senate of Pakistan EXPRESSES** confidence in the ability of the Election Commission of Pakistan to effectively manage and oversee the revised election schedule, ensuring the integrity and fairness of the electoral process.

جناب: ایک طرف اگر۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دلاور خان! پہلے مجھے Resolution, House میں put کرنے دیں۔

سینیٹر دلاور خان: جناب! ایک طرف اگر 90 دنوں کے اندر رائیشن کروانے کا آرٹیکل آئین میں شامل ہے۔۔۔ جاری 18 T

T18-05 Jan 2024

Ashraf/Ed: Mubashir

Time: 0230

جناب چیئرمین: ایک منٹ پہلے put کرنے دیں جی۔

سینیٹر دلاور خان: میں ایک منٹ لوں گا۔ ایک طرف اگر Article 90 days آئین میں موجود ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے مجھے put کرنے دیں، جو Resolution correct کر لیں، 08 فروری date پیش کیا ہے۔

Ok, now I put the Resolution before the House. correct کر لیں۔

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The resolution is passed.

و، 08 فروری، جی معزز سینیٹر افناں اللہ خان صاحب۔ correction کر دیں جی۔

Senator Afnan Ullah Khan

سینیٹر افناں اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سینیٹر دلاور صاحب میرے honourable colleague نے Resolution کی ہے اس کی روشنی میں کچھ بات کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک میں، بہت مرتبہ جزل الیکشن ہوئے ہیں اور elections delay کرنے کی جو جو جوہات انہوں نے پیش کی ہیں ان کو ایک ایک کر کے میں address کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ سکیورٹی کے حالات ہیں، یہ بات درست ہے کہ پاکستان میں سکیورٹی کے بہت اچھے حالات نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: دلاور خان صاحب! آپ کا غذجیب میں رکھتے ہیں، جب چاہیں پیش کر دیتے ہیں۔ Order please افغان صاحب کو سنیں۔

سینیٹر افغان اللہ خان: جناب چیئرمین! 2008ء میں سکیورٹی کے حالات اس سے زیادہ خراب تھے، 2013ء میں سکیورٹی کے حالات اس سے زیادہ خراب تھے، روزانہ بم دھماکے ہوتے تھے اور بڑے بڑے شہروں میں ہوتے تھے پھر بھی الیکشن ہوئے۔ یہ بات کہ سکیورٹی کے حالات ٹھیک نہ ہونے کا بہانہ کر کے اگر ہم ایکشن کو delay کریں گے تو اس ملک میں کبھی بھی ایکشن نہیں ہوں گے۔

(مددخلت)

سینیٹر افغان اللہ خان: میری گزارش سن لیں، میں نے آپ کی پوری بات سنی ہے۔ حاجی ہدایت صاحب، میری بات سنیں نا۔

(مددخلت)

جناب چیئرمین: ان کو بات کرنے دیں، سن لیں۔ کوئی بات نہیں سن لیں۔ آپ کے colleague ہیں۔ آپ نے اپنی بات کی ہے۔ اب ان کو بات کرنے دیں۔

سینیٹر افغان اللہ خان: میری گزارش سن لیں۔ بات تو کرنے دیں نا۔ بات یہ ہے کہ کیا آپ ایکشن اس طرح کرائیں گے کہ ملک میں آپ کی مرضی کا ہو، ملک میں سکیورٹی آپ کی مرضی کی ہو تو پھر ایکشن ہوں گے ورنہ ایکشن نہیں ہوں گے۔ چیئرمین میں weather ہو رہی تھی اور برطانیہ میں روزانہ بمباری ہوتی تھی، انہوں نے اپنا ایکشن صاحب، میں آپ کو حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ World war-2 کیا؟ ایران اور عراق کی delay کیا؟ امریکہ میں جنگ چل رہی تھی، World war-2 کیا؟ ایران میں ایکشن ہوا؟ جنگ چل رہی تھی۔ کیا اس میں ایکشن delay ہوا؟

(مددخلت)

سینیٹر افغان اللہ خان: بات یہ ہے کہ یہ ہمیں طعنے دے رہے ہیں، یہ 2008ء میں کیوں نہیں بولے، 2013ء میں کیوں نہیں بولے۔ تب بھی بولتے نا کہ ایکشن delay کرو۔ بھی بات یہ ہے کہ پاکستان میں حالات 2008ء میں اس سے زیادہ خراب تھے،

2013ء میں حالات اس سے زیادہ خراب تھے، اس کے باوجود ایکشن ہوئے۔ یہ بات کرنا کہ جی پنجاب میں بیٹھے ہیں، یہ بڑی زیادتی ہے۔ آپ نے 2008ء میں کیوں نہیں کہا کہ ایکشن کرائیں، آپ 2008ء میں بھی نہ کراتے، آپ 2013ء میں بھی نہ کرتے۔

جناب چیئرمین! پھر weather کا بہانہ بنایا جاتا ہے کہ جی weather ٹھیک نہیں ہے۔ میں ریکارڈ میں درٹھی کے لئے بتا دوں کہ فروری میں دو دفعہ ایکشن ہو چکے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دلاور صاحب! تشریف رکھیں، بولنے تو دیں please۔

سینیٹر افان اللہ خان: 2008ء کا ایکشن فروری میں ہوا، 1997ء کا ایکشن فروری میں ہوا۔

(مداخلت)

سینیٹر افان اللہ خان: دیکھیں جناب، پھر [+] [+] [+] شروع ہو گئے ہیں نا۔ پھر [+] [+] [+] کا جواب [+] [+] [+] ہی آئے گا۔ پھر آپ لوگ کہیں گے کہ بوت پاش ہو رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر افان اللہ خان: اب [+] [+] نہ کریں۔ مجھے آپ یہ بتا دیں کہ کیا پاکستان 24 کروڑ لوگوں کا ملک بغیر آئینی اداروں کے، بغیر اسمبلی کے، بغیر ان اداروں کے چلایا جائے گا؟ یہ آپ لوگ چاہتے ہیں؟ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ ملک میں نہ کوئی پارلیمنٹ ہو، نہ بھیں گے کہ بوت پاش ہو رہے ہیں کہ ملک چلایا جائے۔ جناب چیئرمین، ایسے تو نہیں ہو سکتا نا۔ provincial assemblies

(مداخلت)

سینیٹر افان اللہ خان: بات یہ ہے کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ ملک میں ایکشن delay ہوں۔ لوگوں کی ذاتی خواہشات بہت سی ہیں۔ بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ وزیر اعظم رہیں، بہت سے لوگوں کی دیہاڑیاں گلی ہوئی ہیں تو وہ اس چکر میں ہیں۔ جناب چیئرمین: معزز اکین تشریف رکھیں، ایوان میں رہیں please۔

سینیٹر افان اللہ خان: ان کی خواہش پر ہم ملک میں ایکشن نہیں کر سکتے۔ یہ ایک آئینی ذمہ داری ہے اور اس کے مطابق ہی ایکشن ہوں گے۔ جناب چیئرمین، شکریہ۔

<sup>2</sup> +++[Words expunged as ordered by Mr. Chairman]

جناب چیئرمین: معزز پیغیر ثمینہ متاز please۔ افغان صاحب! personal دلاور صاحب! تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: افغان بھائی! تشریف رکھیں، وہ آپ کے بزرگ ہیں۔ جی ثمینہ صاحب۔  
پیغیر ثمینہ متاز: I love this Sir, [+]^{3} ہم ہو جاتے ہیں، خود اپنے آپ کو نہیں دیتے، جو [+]^{++} کر کر کے،  
گند پھیلا کر پھر [+]^{+++} کرتے ہیں۔ It just serves their own purpose. How can you talk to your  
own colleague like this. نہیں، نہیں پلیز، چھوڑیں یہ بات۔

جناب چیئرمین: جی پلیز سنیں، ثمینہ صاحبہ بات کر رہی ہیں۔

Senator Samina Mumtaz: Sir, let me justify what Dilawar Sahib has said.  
Sir, climate change  
پہلے نہیں تھی، ملک کے جو حالات اب ہیں، جو موسم بدل رہے ہیں، کوئی انداخت نہیں ہے، پہلی بات، all  
first of all learn to listen also. Dare to listen.

پیغیر ثمینہ بات کریں پلیز۔

How dare you say that they are the <sup>4</sup>[+++] we respect the influential person, not naming them, سب سے بڑا Army.  
جناب، اس پر وہ بولتے ہیں کہ ایکشن کے لئے، سب have nothing to do with them because obviously, I belong to my own party, has  
کل کی یہ been threatening by some political, a tribal head of Balochistan recently.  
بات ہے۔ جناب، مجھے توہنی اس بات پر آئی ہے کہ اتنے influential political person کو انہوں نے threat دیا ہے کہ  
آپ جلوے میں آ کر دھائیں۔ جناب، اگر یہ حالات ہیں، اب کیوں کچھڑی بنا رہے ہیں؟ Give them space, give  
آپ اپنے آپ کو clarify نہیں کر سکتے کہ جی آپ لوگوں نے کرنا کیا ہے؟ کبھی آپ پیٹی آئی کو خراب  
کر دیتے ہیں، کبھی آپ اپنے آپ کو خراب کر دیتے ہیں۔ ہم لوگ [+]^{++} ہیں، جب تک ہم آپ کے ساتھ کھڑے تھے

<sup>3</sup> +++[Words expunged as ordered by Mr. Chairman]

<sup>4</sup> +++[Words expunged as ordered by Mr. Chairman].

so the [+++] was fine. Please correct yourself. Learn how to talk, do not disrespect people like this. Calling him a smuggler and saying that, Sir do not get personal. Talk about the topic at the hand. Elections cannot take place what they are doing now. No, this is not fair.

ہر کسی نے اپنا opinion create کیا ہوا ہے۔

جناب چیرمین: ادھرات کریں، دونوں please, Chair سے بات کریں۔

Affairs کدھر ہیں جی۔

سینیٹر شمینہ ممتاز: وہ چپ ہوتے ہی نہیں ہیں۔

(مددخلت)

جناب چیرمین: جی. جی میں آپ کو وقت دیتا ہوں، please تشریف رکھیں۔ سینیٹر صاحب! تشریف رکھیں، جی سینیٹر احمد خان۔

(مددخلت)

سینیٹر احمد خان: اس پر تو آپ کی لڑائیٰ وی پر ہو چکی ہے اور تو انہوں نے کچھ نہیں بولا۔ ہم نے صرف ان سے مبہ کہ [+++] کے لفظ کو حذف کریں۔

جناب چیرمین: وہ میں نے expunge کر دیا ہے۔ جی معزز سینیٹر ہدایت اللہ صاحب۔

(مددخلت)

جناب چیرمین: please ایوان کا محوال خراب نہ کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب چیرمین! شکریہ۔ آج نہایت ہی دکھ کی بات سنی ہے کہ ہم اپنے علاقے کے --- جاری ---

T19-05Jan2024 Taj/Ed.Waqas Khan 02:40 p.m.

Senator Hidayatullah

سینیٹر ہدایت اللہ: شکریہ، جناب چیرمین! آج نہایت ہی دکھ کی بات سنی ہے، ہم اپنے علاقے کے شہدا کی بات کر رہے ہیں، ہم اپنے زخموں کی بات کر رہے ہیں۔ پچھلے دو دہائیوں میں ہمارے فٹاکے تقریباً 55 ہزار لوگ شہید ہوئے، یہ بات کر رہے ہیں کہ

<sup>5</sup> +++[Words expunged as ordered by Mr. Chairman]

[\*\*\*\*\*, اس میں<sup>7</sup>] کہاں سے آگیا۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے لیڈر دلاور خان صاحب کے بارے میں نازیبا الفاظ ہئے گے کہ یہ شاید پور ہے، ان کو اپنے لیڈر کی طرح سب چور گلتے ہیں۔ اس طرح بات نہیں ہوتی، وہ ہمارے لیڈر ہیں، ہمیں ان کی عزت عزیز ہے جیسے انہیں اپنے لیڈر کی عزت عزیز ہے۔ جناب چیئرمین! میں دو مہینے کے بعد گاؤں سے آیا ہوں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس لیے آپ کو دو مہینے سے اجلاس میں نہیں دیکھا ہے۔

سینٹر ہدایت اللہ: جناب! پچھلے دو ہفتے میں مجھے جود ہمکیاں مل رہی ہیں، ان پر میں نے 9 FIRs کٹوائی ہیں۔ کل رات کو بھی اسلام آباد میں مجھے ایک خط ملا ہے، میں ان سب کی کاپیاں بھی جمع کروادوں گا اور میں ہمیشہ جمع کر اتا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جمع کرائیں تاکہ ان سے رپورٹ تو لے لیں۔ جی۔

سینٹر ہدایت اللہ: حالات کو کھلے دماغ سے دیکھنا چاہیے، پچھلے دنوں باجوڑ میں خودکش حملہ ہوا، اس میں 93 لوگ شہید ہوئے، تقریباً سو سے زیادہ شہید ہوئے۔ کل IJL کے provincial candidate پر بم دھماکہ ہوا ہے، اللہ کا شکر ہے کہ وہ نجگیا۔ اب اس سے زیادہ حالات خراب کس طرح کیے جائیں۔ بم دھماکہ، داعش کے کھلے عام پفکٹ لگے ہوئے ہیں۔ آکر دیکھیں ہمارے ساتھ باجوڑ میں کیا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر سب کا consensus بنتا ہے اور الیکشن دو، چار مہینے میں ہو جاتے ہیں تو کون سا اس ملک میں کسی نے اتنا بڑا تیر مارا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ کس پارٹی کے منشور میں یہ ہے کہ ملک کو financial crises اور دہشت گردی سے نکالا جائے۔ الیکشن سے پہلے عوام کے سامنے یہ سب رکھو، آپ کے منشور میں نہ تو financial crises کا ذکر ہے، نہ دہشت گردی کے خلاف کوئی منصوبہ بندی ہے۔ عجیب منطق ہے۔ پھر الیکشن کس لیے کرو رہے ہیں؟ خاص وجوہات میں financial crises ہیں، دہشت گردی پر قابو نہیں پایا جا رہا ہے۔ آپ ہمارے علاقوں میں آکر دیکھیں، سپاہیوں کے پاس بندوقیں نہیں ہیں اور وہ لڑ رہے ہیں۔ ان کے پاس communication کا کوئی خاص نظام نہیں ہے، ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں۔ مجھے کہتے ہیں کہ بڑا افسوس ہے آپ کو threat ہے،۔۔۔ مجھے آخری جواب یہی ملتا ہے تو عام بندے کا کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین! یہ گرمگرمی کا scene نہیں ہے، اس ایوان نے pass resolution کی ہے تو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

<sup>6</sup> Words expunged as ordered by the Chairman.

<sup>7</sup> Words expunged as ordered by the Chairman.

ان علاقوں میں جو علاقائیت اور لسانیت پائی جاتی ہے، اسی طرح کی باتیں ہوتی ہیں، ہم مر رہے ہیں تو کوئی بات نہیں، یہ کہ World War II کے دوران بھی ایکشن ہو رہے تھے۔ مر کون رہا ہے؟ بلوچ اور پختون مر رہا ہے، اور تو کوئی نہیں مر رہا۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ہم سب ایک ہی جیسے ہیں۔ جتنی لاشیں ہم نے اٹھائی ہیں، اور ہم میں طاقت نہیں۔ ایکشن اگر peacefully کر سکتے ہیں تو کارنٹی دیں اور کرائیں۔ ہم peaceful elections چاہتے ہیں۔ اگر سالوں سال وہاں سیکورٹی فراہم نہیں کی گئی، اگر وہاں سکول اور کالج بناتے تو آج یہ دہشت گرد نہ ہوتے۔۔۔

(مددخلت)

**سینیٹر بدایت اللہ:** ایک دو مہینے میں تو نہ ہوتے۔ دو تین مہینے میں تو نہیں ہوگا۔ لیکن آپ کا علاقہ پر امن ہے، آپ کے لیے level playing field ہموار کی گئی ہے، آپ ایکشن لڑتے رہیں۔ جو لوگ مر رہے ہیں، جن کا خون بہہ رہا ہے، ان کی قدر کرو۔ آپ جیسے لوگوں کی باتوں کی وجہ سے بلوجستان اور سابقہ فاٹا آپ کے ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔ وفاق کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ وہاں لوگوں کو کھانا نہیں مل رہا۔ لکھڑ پنجاب کی بات کر رہے ہیں، پورا پاکستان ہی پنجاب ہے۔ حالانکہ میں پنجاب میں پڑھا ہوں، میں نے آج تک پنجاب کے خلاف کوئی بات نہیں کی مگر ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اُس دن میں نے کہا کہ ہمیں merge کرنا تھا تو پنجاب کے ساتھ merge کر لیتے تو ہم پاکستان کے ساتھ ہوتے۔ ایک غریب کو لے کر دوسرے غریب کے گھر گھسادیا ہے۔ نہ حفاظت، نہ کھانے پینے کو کچھ ہے۔ میں ادھر نہیں رہتا، میں باجوڑ۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: No crosstalk, please. Yes, Honourable Senator Manzoor Kakar sahib.

#### Senator Manzoor Ahmed Kakar

**سینیٹر منظور احمد کاکر:** شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر دلاور خان صاحب نے قرارداد پیش کی۔ بہت سی قراردادیں آئی ہیں، یہ پہلی نہیں کہ خدا نخواستہ اس سے ملک میں پتا نہیں کیا ہو گا اور کوئی انتشار پیدا ہو گا لیکن چند چیزیں ایسی ہیں جو حقیقت رکھتی ہیں۔ سینیٹر افغان صاحب ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے لئے بہت محترم ہیں۔ ہم نے ابھی جزو ایکشن کے حوالے سے پاکستان کے سامنے اپنا مدد عار کھا اور انہوں نے اپنا point of view دیا۔ چند چیزیں ایسی آجاتی ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ایوان میں نہیں ہونی چاہیے۔ سینیٹر دلاور خان ہمارے بڑے اور بزرگ ہیں۔ سینیٹر دلاور خان جس علاقے سے ہیں، وہ وہاں کی ایک عزت دار فیصلی سے تعلق رکھتے ہیں اور سینیٹر افغان اللہ بھی ایسے ہی ہیں۔ سینیٹر دلاور خان نے کوئی اور بات نہیں کی تھی اور جو بھی کی تھی، وہ ہماری سوچ کے مطابق ہے۔ ہم ہوں گے اور یہ ایوان ہو گا تو ایسی باتیں ہوتی رہیں گی۔ اگر

پاکستان ہو گا تو یہاں ایکشن بھی ہوں گے اور 25 کروڑ عوام سکھ کا سانس بھی لیں گے۔ اس وقت ملک میں ہمارے دو اہم مسائل ہیں: معیشت اور امن و امان۔ ملک میں امن و امان کا مسئلہ ہے۔ اس سے پہلے بھی دہشت گردی پر تفصیلاً بات ہوئی ہے۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ دوبارہ دہشت گردی نے سر اٹھایا ہے۔ اگر میں بلوچستان، خیبر پختونخوا یا کراچی کی بات کروں، میں پنجاب کی بات بھی کرتا ہوں، ہم سب بھائی ہیں۔ اگر کوئی اپنے آپ کو الگ سمجھتا ہے تو وہ بھی بھی کامیاب نہیں ہو گا۔ اپنے آپ کو بھائیوں کے ساتھ جوڑ کر رکھیں تو وفاق مضبوط ہو گا، اگر ہم الگ تصور میں جائیں گے، الگ سوچ میں جائیں گے تو بلوچستان کب کا جا چکا ہوتا، خیبر پختونخوا کب کا جا چکا ہوتا، سندھ کب کا جا چکا ہوتا۔ یہی وفاق تو ہے جس میں تمام قوموں اور صوبوں کی نمائندگی ہے جس نے ملک کو جوڑا ہوا ہے۔ جناب! اس وقت ملک جن حالات سے گزر رہا ہے۔ میں افغان صاحب کی بات سے اتفاق بھی کر لیتا ہوں، موسم کے حوالے سے رکھ لیتا ہوں، کوئی مسئلہ نہیں اگر دہشت گردی سے میں یا وہ آنکھیں چڑائیں گے تو عوام ہمیں معاف نہیں کریں گے۔ حال ہی میں جو دہشت گردی خیبر پختونخوا میں ہوئی ہے، وہ ہمانے ہے، وہ کسی سے ڈکھی چھپی نہیں ہے، اس میں چاہے فور سز، چاہے سول لوگ شہید ہوئے ہیں، وہ ہمارے سامنے ہیں۔ مولانا فضل الرحمن صاحب اور محمد داؤڈ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوئے، اور بھی لوگ ہیں جن پر قاتلانہ حملہ ہوئے ہیں۔ جناب! اگر اسی طرح ہم آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں گے تو ہمیں اور زیادہ نقصان ہو گا۔ ہم ایسا کوئی نقصان نہیں چاہتے جس سے پاکستان کو نقصان ہو، جس سے عوام کو نقصان ہو۔

جناب چیرین! 2018 میں ہم اس درد سے گزرے ہیں، کانکٹ کا واقعہ ہم سب کے سامنے ہے، ایک دن میں دو سو لوگ شہید ہوئے تھے، ان میں نوابزادہ سراج رئیسانی صاحب سر فہرست تھے۔ ان کے ساتھ دو سو لوگ شہید ہوئے تھے، وہ بھی کسی کے بھائی، کسی کے باپ تھے۔ ہم صرف لیڈر شپ کی بات نہیں کرتے، وہاں اگر کوئی کارکن بھی شہید ہوتا ہے تو وہ ہمارا ہے، وہ اس پاکستان کا ہے، وہ اس مٹی کا بیٹا ہے، وہ اس مٹی کا باشندہ ہے۔ میں صرف لیڈر شپ کی بات نہیں کروں گا، میں عام کر کر کی بات بھی کروں گا، میں عام پاکستانی کی بات بھی کروں گا۔ حال ہی میں بلوچستان میں جو واقعات رو نما ہوئے ہیں، وہ ہمارے سامنے ہیں۔ T20 پر جاری ہے۔

T20 - 05-01-2024      Tofique Ahmed [Mubasir]      02-50 PM.

سینیٹر منظور احمد: (جاری۔۔۔) ابھی بلوچستان میں جو واقعات رو نما ہوئے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں، ابھی جو چنانی تھے جن کو شہید کیا گیا ان کا کیا آنا ہ تھا؟ ہم تو یہی کہتے ہیں ہمیں اس دنیا میں رہنا ہے، ہم نے اس دنیا میں رہنا ہے اور اس system میں رہنا ہے لیکن ہم نے آنکھیں کھولنی بھی ہو گی۔ اگر ہم اسی طرح دیکھتے رہے، بلوچستان میں چاہے تربت ہو، چاہے ماٹکے اور چاہے دوسرے علاقے ہوں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ وہاں پر آکر صرف ایکشن لڑ کر دکھائیں، آپ کاغذات جمع کر کے دکھائیں لیکن پھر بھی بلوچستان کی عوام اور بلوچستان

میں جو لوگ اس علاقے میں ایکشن ٹرٹے ہیں میں ان کو آفرین کہتا ہوں، چاہے وہ خیر بختوں خواہو، اس طرح کے علاقے ہیں جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا، اگر کوئی گھر سے نکلتا ہے تو سوچ کر نکلتا ہے، اگر کوئی بازار یا campaign کے لیے جاتا ہے تو اس کے پیچے پریشان ہوتے ہیں کہ میرا بھائی یا میرا باپ اور یا میرا عزیز گھر آئے گا؟ جناب چیئرمین! پاکستان واپس دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور خدا نخواستہ آیا ہوا ہے۔ اگر ہم پانچ چھ مہینے ایکشن delay کر لیتے ہیں اس میں کوئی قباحت والی بات نہیں۔ ہم نے پاکستان کے بارے میں سوچنا ہوگا، ہم نے 25 کروڑ عوام کا سوچنا ہوگا تب ہم ملک کو آگے لیکر جاسکتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم یہی کہیں گے جو resolution ہے، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور ہم Election Commission سے یہ بھی request کریں گے اگر یہ ایکشن چھ سات مہینے delay ہو جائیں تو کچھ نہیں ہوگا اس سے یہ ہوگا ہم دہشتگردی کے حوالے سے کچھ نہ کچھ جو ہماری Interior ministry ہے، ہماری جو system caretaker government کا ہے یہ تھوڑا کام ٹھیک کر لے تو سب کے لیے بہتر ہوگا۔ جناب چیئرمین! میں پھر کہوں گا ہم تمام لوگوں نے بہت شہادتیں دی ہیں، چاہے وہ Civilian ہوں، چاہے وہ ہماری police ہو، چاہے وہ ہماری levies ہو اور چاہے ہماری FC کے جوان ہوں ہر دن check posts پر حملے ہو رہے ہیں۔ کل میرے علاقے میں sub-inspector کو گولی ماری گئی ہے، شکریہ-

جناب چیئرمین: معزز وزیر صاحب آپ نہیں تھے، ایوان میں دلاور خان صاحب نے ایک resolution move کیا، جس کی ایوان نے اجازت دے دی چونکہ آپ وزیر صاحب ہیں میں آپ سے پوچھوں، کیا آپ اس کو oppose تو نہیں کریں گے؟ جناب مرتضیٰ سولانگی (وزیر برائے پارلیمانی امور): جی کروں گا۔

جناب چیئرمین: Oppose کریں گے؟

جناب مرتضیٰ سولانگی: جی ہاں۔

Mr. Chairman: I now put resolution before the House.

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: The Resolution is passed.

جناب چیئرمین: دیکھیں جی میں نے پھر کہا وزیر صاحب بھی ہوں، میں نے پھر ایوان میں put کیا ہے۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: وزیر صاحب اب resolution تو pass ہو گیا۔ معزز سینئر کمڈہ بابر صاحب۔

### Senator Kauda Babar

سینیٹر کمڈہ بابر: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! آج مجھے خوشی ہوئی ہے کہ کم از کم ہماری بات بھی مانی گئی ہے، یہاں ہمارے لوگ ہیں۔ ابھی ہمارے ایک دوست فرمادی ہے تھے کہ آپ الیکشن کون سے پاکستان میں چاہتے ہیں؟ اپنے پاکستان میں یا ہمارے پاکستان میں؟ اگر آپ کا پاکستان اور میرا پاکستان الگ ہے تو آپ مجھے بتادیں، اگر آپ یہ بات مانتے ہیں کہ میرا ملک ایک ہی ہے تو آپ اس بات کو مانو کہ اس ملک میں وہ علاقے بھی ہیں جہاں پر الیکشن آج کی تاریخ میں نہیں ہو سکتے۔ اس ملک میں آپ موسم کو بولتے ہیں ہیں موسم مسئلہ نہیں، بھائی زیرات میں، چمن میں اور بلوچستان کے باقی ٹھنڈے علاقوں میں اور خیبر پختون خوا میں پہلے آپ گیس اور لائیٹ کا انتظام تو کریں کہ وہاں پر لوگ ان حالات میں جا کر نکلیں، آپ نہیں مانتے، آپ ہمارے شہداء کو بھی نہیں مانتے۔ بلوچستان عوامی پارٹی نے پچھلے سال، ہمارے سیر فہرست تو سراج رئاسی صاحب ہیں اس کے علاوہ ہمارے سینکڑوں workers شہید ہوئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں یہ بات کی، کیا آپ لوگ ہمیں مارنے کے لیے یہ الیکشن کروانا چاہتے ہو؟ صرف اس لیے الیکشن کروانا چاہتے ہو کہ صرف دنیا کو دکھانا چاہتے ہو کہ پاکستان میں وقت پر الیکشن ہو رہے ہیں۔ وقت پر الیکشن کروانے تھے تو پنجاب میں کرواتے نا؟ وزیر صاحب بیٹھے ہیں اور آج ہماری مخالفت کر رہے ہیں، وزیر صاحب ہمیں پہلے حفاظت دو، امن قائم کرو اور الیکشن 100 بار کرواؤ، آپ کو الیکشن نہ کروانے سے کس نے روکا ہے؟ ہم تو چاہتے ہی الیکشن ہیں، ہم تو پہلے دن سے ہی اس بات پر کھڑے ہیں کہ ہمیں پاکستان میں الیکشن چاہیے، ہم تو آج بھی الیکشن کے لیے تیار ہیں لیکن کیا ہم اپنے لوگوں کو مرنے کے لیے الیکشن کروائیں؟ جناب والا! میرا یہ سوال پاکستان کی تمام political parties سے ہے۔ کیا بلوچستان اور خیبر پختون خوا کے لوگوں کو مار کر الیکشن کروانے ہیں؟ بی بی شہید کی طرح اور کسی لیڈر کو اللہ نہ کرے میری زبان میں خاک، کسی اور کو شہید کروا کر الیکشن کروانا ہے؟ اگر کسی کو شہید کروا کر الیکشن نہیں کروانے، جو وزیر صاحب یہاں پر بیٹھ کر ہمارے کو oppose کر رہے ہیں، تو جائیں اپنی حکومت سے کہیں یہاں security resolution کے معاملات صحیح کریں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دلاور خان صاحب۔

(مداغلہ)

جناب چیئرمین: دیتا ہو آپ کو وقت، سینیٹر افغان اللہ خان صاحب مہربانی کر کے موبائل رکھیں۔

سینیٹر دلاور خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ جو resolution لا یا ہوں، یہ کوئی جذباتی معاملات نہیں اور نہ ہی میں نے کوئی ایسی بات کی، میں نے افغان اللہ صاحب کے بارے میں کہا کہ ہر ایک بات پر تم جھگڑا کیوں کرتے ہو؟ اس دن آپ نے TV پر بھی جھگڑا کیا۔

یہ تو ہمارا ایک موقف تھا، آپ نے اس کو oppose کیا۔ جناب چیئرمین! اگر ایکشن ہو جاتے ہیں اور فرض کریں دہشت گردی کا ہم مقابلہ بھی کرتے ہیں اور فرض کریں حکومت آجائی ہے تو کوئی حکومت آئے گی، یہ لوگ پہلے حکومت کر چکے ہیں۔ ایک خاتون بوڑھی عورت یہاں تھی تو اس کا یہاں سعودی عرب میں تھا تو اس کے بھائیوں نے اس کو message بھیجا کہ واپس آ جاؤ اور والدہ کی خدمت کرو، وہ آگیا۔ اس کے گاؤں میں ایک ڈاکٹر خواجہ فقیر الہی کے پاس لیکر جاؤتا کہ اس کا علاج کیا جائے۔ انہوں نے کہا اسے یہاں پر پہنچایا ہی خواجہ فقیر الہی نے ہے۔ اگر ایکشن کے نتیجے میں کوئی حکومت آتی ہے تو یہی خواجہ فقیر الہی ہی آئے گا۔ 62 ہزار ارب روپے کے جو ہم مقروض ہیں، میں تو وزیر اعظم نہیں رہا، نہ سینیٹ کمڈہ بر صاحب وزیر اعظم رہے اور نہ سولنگی صاحب وزیر اعظم رہے۔ آپ سوچیں کہ آپ 62 ہزار ارب روپے سے اس کو double figure میں لیکر جانا چاہتے ہیں اگر لیکر جانا چاہتے ہیں تو دو تین مہینوں کے بعد لیکر جائیں کیا فرق پڑتا ہے؟ ملک مقروض تو ہے اور بھی مقروض کرنا ہے تو دو چار مہینوں کے بعد لیکر جائیں۔ جناب چیئرمین! میں ایک عرض کر رہا ہوں جہاں پر آئیں میں 90 دنوں کا provision ہے تو اسی طرح fundamental rights کا بھی provision ہے اور Articles ہے۔ اب آپ مجھے بتائیں، پرسوں میرا بیٹھا ایکشن اڑ رہا ہے، میرا بھائی ایکشن اڑ رہا ہے اور ہمارا حلقة بالکل بونیر کے بارڈر کے ساتھ ہے، آپ یقین کریں میں نے شام کو فون کیا کہ عدنان خان آپ کدھر ہیں، وہ مجھے کہتے ہیں ملندرے ایک جگہ ہے اور ہر ہوں، میں نے کہا آ جاؤ یہ تو دہشتگردوں کا گڑھ ہے، آپ ادھر کیا کر رہے ہیں؟ کہا جن کے پاس گیا تھا انہوں نے کھانے کا کہا ہے، مغرب کا وقت تھا اتنی دھنڈ zero visibility تھی، اگر برف باری ہو رہی ہے، اتنی دھنڈ ہے، دہشت گردی کی وجہ سے election campaign نہیں کر سکتا تو وہ جو لوگ جس کا دوٹ ڈالنے کا حق ہے اور اس کو حق نہیں ملتا اور ہم سینیٹ میں کہتے ہیں کہ ایکشن کروادو۔ جناب چیئرمین! ہمارے یہ علاقے لاہور نہیں ہے، گوجرانوالا نہیں ہے، ہمارے علاقے پہاڑی علاقے ہیں، ہمارا حلقة بونیر کے بارڈر کے ساتھ ہے، IDPs جب آئے تھے تو کہاں سے آئے تھے؟ اسی بونیر اور سوات سے آئے تھے، اس قسم کی دہشتگردی پہاڑوں میں ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! اس سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا، سپریم کورٹ کی جو 8<sup>th</sup> February کی جو تاریخ ہے، ہم اس کا احترام کرتے ہیں لیکن اس کو بھی دیکھنا چاہیے کہ security agencies، security forces کے خوبصورت، خوبصورت جوان شہید ہو رہے ہیں، قربانیاں دے رہے ہیں اور اس طرف ہم کہہ رہے ہیں کہ ایکشن کرو، ایکشن کس لیے کر رہے ہیں 62 ہزار ارب سے 120 ہزار ارب پر لے جانے کے لیے کروار ہے ہیں؟ اور کیا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہاں تک کس نے پہنچایا، خدا کے لیے خواجہ فقیر الہی کو مت لائیں کہ بوڑھی کو injection گائیں اور مر جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی پہلے سینیٹر افان اللہ خان صاحب کو سن لیں۔ جی سینیٹر افان اللہ خان صاحب۔۔۔ جاری۔۔۔ T21

T21-05 Jan, 2024

Rizwan/Ed:Waqas

03:00 p.m.

جناب چیئرمین: سینیٹر افان اللہ خان، پلیز۔

**Senator Afnan Ullah Khan**

سینیٹر افان اللہ خان: جناب چیئرمین، شکریہ۔ میں اپنے تمام معزز سینیٹر، میرے لیے تمام ممبران بہت محترم ہیں، بالخصوص بلوچستان کے سینیٹرز اور پختون خواکے اور میں ان کی دل آزاری بالکل نہیں کرنا چاہتا اور اگر انہیں میری کوئی بات بری لگی ہے تو میں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔ میں صرف یہی کہنا چاہتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات بھی واضح کر دوں کہ جو شہیدوں کی قربانی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا اجر انہیں اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔ اس دُنیا میں، جس نے اپناسب کچھ قربان کر دیا ظاہر ہے اس کا reward اس دُنیا میں تو نہیں مل سکتا۔

جناب! ہم میں سے اکثریت مسلمان ہیں اور موت کا ایک دن مقرر ہے۔ یہ کوئی میں نہیں کہہ رہا، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ موت نہ تو اس سے پہلے آسکتی ہے اور نہ ہی موت اس کے بعد آسکتی ہے اور اس کے اوپر بہت سارے واقعات ہیں۔ اس پر کوئی ایک واقعہ نہیں ہے، آپ اس پر احادیث میں بھی جا سکتے ہیں اور قرآن پاک بھی دیکھ سکتے ہیں۔ میں ہر گز ایسا نہیں چاہوں گا کہ کوئی دھماکہ ہو جائے اور کسی کی جان چلے جائے اور ظاہر ہے کہ ملک کا ایک نظام ہے اور ملک اسی نظام کے تحت ہی چل سکتا ہے۔ ہم نے 62 ہزار ارب روپے انہی تجویبوں پر لگا دیئے ہیں اور 62 ہزار ارب انہیں تجویب کی قیمت ہے۔ ایک تجربہ 1970 میں کیا گیا، ہوا کیا؟ ایکشن ہو گئے لیکن حکومت نے transfer of power ہی نہیں کی کیونکہ ہمیں بگالی پسند ہی نہیں تھے۔ اس تجربے کو جو نتیجہ نکلا تو اسے بھی 62 ہزار ارب میں ڈالیں۔ میں اب کس کا نام لوں جو دیگر تجربے بھی launch کیے گے۔ میں اب کس کا نام لوں، ایسے بہت سے تجربے کیے گئے ہیں۔ ایسا کوئی ایک دن میں تھوڑی ہوا ہے؟ صرف یہ کہہ دینا کیونکہ 62 ہزار ارب کا قرضہ کوئی 174 ہزار ارب تک لے جانا ہے تو ایکشن نہیں ہونے چاہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا پچھلے چھ مہینوں میں قرضے کی مدد میں اضافہ نہیں ہوا؟ کیا آپ لوگوں نے کوئی guarantee دے دی ہے کہ ملکی قرضوں میں مزید اضافہ نہیں ہو گا۔ آپ مجھے لکھ کر دے دیں بلکہ آپ لکھ کر دے دیں کہ ہم ملکی قرضوں میں کمی لا کیں گے۔

جناب! جہاں تک ایکشن کی تاریخ کی بات ہے۔ فروری 1977 میں ملک میں جزل ایکشن ہوئے۔ فروری 2008 ملک میں جزل ایکشن ہوئے۔ فروری 2008 ملک میں جزل ایکشن ہوئے۔ مارچ 1977 میں ہمارے ملک میں ایکشن ہوئے اور نومبر 1988 میں بھی ایکشن ہوا۔ ان تمام ایکشنز کا انعقاد سردیوں میں ہی کیا گیا۔ میں آپ کو تمام سردیوں کے ایکشن گنوار ہا ہوں۔

میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں اور میں نہیں کسی کو کوئی تکلیف پہنچ لیکن بد قسمتی سے یہ ہماری تاریخ رہی ہے۔ آپ دوسری جنگ عظیم کی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں دوسری جنگ عظیم میں پانچ کروڑ 77 لاکھ افراد قتل ہوئے تھے۔ 1944 میں امریکہ میں بھی ایکشن کا انعقاد ہوا۔ 1940-1945 میں برطانیہ میں ایکشن کا انعقاد کیا گیا۔ ہم کوئی بزدل قوم ہوا۔

جناب چیر مین! ہمارے ملک میں 2008 میں جزل ایکشن ہوا۔ اسی ملک میں درجنوں دھماکے ہوئے جس مہینے ایکشن ہوا۔

ہمارے ملک میں 2013 میں جزل ایکشن ہوا۔ میری گزارش سنیں۔

جناب چیر مین: سنیں آپ کے colleague ہیں اور انہیں بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ جی بولنے دیں۔

سینیٹر افان اللہ خان: جناب چیر مین! 2013 میں ایکشن ہوئے اور اس مہینے ملک میں دھماکے ہوئے۔ 2008 کے جزل ایکشن سے پہلے بے نظر بھٹو صاحبہ کی شہادت ہوئی۔ کیا ہم یہ کہیں کیونکہ حالات ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ موسم ٹھیک نہیں ہے اور کیونکہ fog ہے تو ہم ایکشن نا کروائیں۔ ایسا بہادر قومیں نہیں کرتی ہیں۔ کیا کوئی سمجھیدہ قومیں اس طرح کی حرکتیں کرتی ہیں؟ آپ بتائیں، کیا ملک اس طرح چلے گا؟ کیا ملک بغیر آئینی ادراوں اور بغیر صوبائی حکومتوں کے چلے گا۔ کیا ملک بغیر قومی اسمبلی کے چلے گا؟ کیا ملک بغیر elected Prime Minister کے چل سکتا ہے۔

جناب ایکشن کے انعقاد پر سپریم کورٹ کی واضح statement آچکی ہے۔ میں چیف جسٹس، قاضی فائز عیسیٰ کو سلام پیش کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ یہ پتھر پر لکیر ہے۔ ان شاء اللہ یہ پتھر پر لکیر ہو گی۔ ہم ان شاء اللہ ایکشن کروائیں گے، یہ کوئی بات ہے کہ ہم ڈر جائیں۔

جب 2008-2013 کے جزل ایکشنز کا انعقاد ہوا رہا تھا تو اُس وقت زیادہ تر حملے پنجاب میں ہوتے تھے۔ ہم نے تو اُس وقت بھی ایسا نہیں کہا کہ ایکشن ملتوی کر دیں۔ یا ہم ایکشن ہار رہے ہوں تو پھر ہم ایسا کہیں کہ ایکشن نا کروائیں یا ہمارے مفادات کے تحت ایکشن ہو ورنہ ایکشن نا ہوں، ایسے تو نہیں ہو سکتا۔ آپ میری گزارش سن لیں۔ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔

جناب! میری گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ کہا گیا، ملک میں بھلی نہیں ہے، ایکشن نہ ہوں۔ ملک میں گیس نہیں ہے ایکشن نہ ہوں۔

میرے پیارے بھائی، میری گزارش تو سُن لیں۔

جناب چیئر مین: جی، جی۔

سینیٹر افان اللہ خان: میں یہ کہہ رہا ہوں۔ جیسا کہ ابھی کہا گیا کہ بجلی نہیں ہے اس لیے ایکشن نہ کروائے جائیں۔ کہا گیا ملک میں گیس نہیں ہے اس لیے ایکشن نا کروایا جائے اور پھر کہا گیا کہ سکولز نہیں بننے ہوئے۔ میرے فاضل دوست کہہ رہے ہیں کہ باجوڑ میں سکولز نہیں بننے ہوئے اس لیے ایکشن نا کروائے جائیں۔ اگر دو تین مہینوں میں گیس۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ کا بہت شکریہ۔ میں دیتا ہوں جناب۔ سینیٹر ہدایت اللہ صاحب۔ پلیز۔

#### Senator Hidayat Ullah

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب چیئر مین، شکریہ۔ میں صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اتنے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ خود کشی کرنا حرام ہے۔ اس کو شاید اس بات کا پتا نہ ہو کہ خود کشی میں اور بہار دی میں بہت فرق ہے۔ یہ کوئی ڈر کی وجہ سے نہیں ہے۔ ہم قبائلیوں نے 72 سال اسی نام پر قربانیاں دیں ہیں۔ ہمیں صرف یہی کہا جاتا تھا کہ آپ بہادر اور غور قابلی ہو۔ اس وقت یہ کہاں پر تھے۔ ہمارا Western boarder 72 سالوں تک کس نے محفوظ بنا دیا تھا۔ کیا اس وقت وہاں پر کوئی دہشت گردی کا واقعہ ہوا تھا؟ مگر دنیا کے حالات تو بدلتے رہتے ہیں۔ پوری دنیا میں ایک گیم چل رہی ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے جنہوں نے وہاں پر لاشیں دیکھی ہوئی ہیں۔ جن کے سامنے بارہ بارہ لوگ ذبح ہوئے ہوں اگر چاہیے تو میں آپ کو ویڈیو دیکھا سکتا ہوں۔ ہمارے بارہ بارہ لوگ ایک دن میں، ایک گھنٹے کے اندر ذبح ہوئے ہیں۔

سینیٹر افان اللہ خان: ایکشن نا کروائے جائیں؟

جناب چیئر مین: آرڈر ان دی ہاؤس پلیز۔ افان صاحب، پلیز no cross talk.

سینیٹر ہدایت اللہ: **ایٹھکن** کیا کروائیں۔ جناب چیئر مین، یہ اس طرف لے کر جانا چاہ رہا ہے اور افان ایسی باتیں کر کے فیڈریشن کو نقصان پہنچانا چاہ رہے ہیں۔ یہ ابھی بھی لسانیت اور علاقائیت کی طرف بات لے کر جانا چاہ رہے ہیں۔ ہم چپ ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ یہ بولتے رہیں۔ ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ ہماری لاشیں گری ہیں، کیا اس کی کوئی لاش گری ہے؟

جناب چیئر مین: تمام معزر ارکین اپنی نشتوں پر تشریف رکھیں۔ پلیز۔ ہدایت اللہ صاحب کا آخری جملہ سُن لیں۔

سینیٹر افان اللہ خان: ہماری قربانی، قربانی نہیں ہے اور ان کی قربانی قربانی ہے۔

جناب چیئر مین: افان بھائی پلیز سُن لیں۔ آپ پلیز ان کی بات سُن لیں۔ پلیز۔

سینیٹر ہدایت اللہ: میں آخری بات کر کے اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری بالکل قربانی ہے۔ آپ پورا پاکستان کھا کر باہر چلے گئے۔ آپ اب واپس آگئے ہیں اور ہمیں سکھا رہا ہے۔ سارے باہر لے کر چلے گے۔ آج ملک کی معاشی صورت حال ابتر ہے۔ ابھی ان کو بتایا گیا کہ level playing field کے لیے ٹھیک ہے تو ایکشن کی بات کر رہے ہیں۔ ہم ایکشن کے بالکل خلاف نہیں ہیں۔ ہم ایکشن ٹریں گے، آزاد ٹریں گے اور ان شاء اللہ ان کی پارٹی کو ہر انیس گے۔ میں آپ سے پچاس کروڑ کی شرط لگاتا ہوں۔ میں ان کی پارٹی کو اس طرح ہر اوس گا بلکہ ایک بچے سے ایکشن ہر اوس گا، میں اپنے حلقوں کی بات کر رہا ہوں۔ میں ان کی پارٹی ایک بچے کے مقابلے میں ہر اوس گا۔ کر کے دھماوں گا۔ آپ ایسی تحریک مدت دو۔ ایسا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ لوگ جذباتی مدت ہوں۔ آپ معزز سینیٹر ہیں۔ اپنی اپنی بات کریں۔ فلور پر اپنی بات کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب چیئرمین! ہم بالکل آداب سے بات کر رہے ہیں۔ جب کوئی میری تقریر کے درمیان بولے گا تو جواب تو دینا پڑے گا۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ ہاں ہاں، آپ نے توجیب میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا۔ آپ نے تو کبھی بولا ہی نہیں ہے۔ میں آپ کی طرح ایسی بات نہیں کرتا۔

جناب! ہم چاہتے ہیں کہ ایکشن ہوں لیکن کسی کاغذ نہ بہے۔ جن کا زیادہ خون بہا ہے وہ زیادہ ہی چھینیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ کوشش کریں، انہوں نے سترہ، اٹھارہ میئنے حکومت کی ہے۔ اب ان کو level playing field اصل چکی ہے۔ آپ کچھ تو کر لیتے نا۔ آپ ابھی کچھ کریں۔ آپ ہمیں تھوڑی سی سیکورٹی دیں۔ ایکشن کریں۔ آپ کل ہمارے ساتھ ایکشن ٹریں۔ ہمیں کوئی زیادہ دیر نہیں چاہیے ان سے ایکشن لانے کی۔

جناب! اس کا مطلب یہ ہوا۔ یہ کیوں حقیقت کو مانا نہیں چاہ رہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا شکریہ۔ سینیٹر پرس احمد عمر احمد زئی صاحب۔ آپ بات کریں۔ سینیٹر پرس احمد عمر احمد زئی بہت عرصے بعد بات کرتے ہیں۔ سیکرٹری جزل صاحب، بیٹھیں۔ آپ تشریف۔۔۔ (جاری۔۔۔ T22)

T22-05 JAN 2024

IMRAN/ED: MUBASHIR

03:10 P.M.

جناب چیئرمین:۔۔۔ جاری۔۔۔ تشریف رکھیں ہدایت اللہ خان صاحب۔ Honourable Secretary General سینیٹر پرس عمر صاحب۔ پرس عمر بہت عرصے بعد بات کرتے ہیں جی۔ آپ تشریف رکھیں۔

## Senator Prince Ahmed Umar Ahmedzai

سینیٹر پرنس احمد عمر احمدزئی: سب سے پہلے دلاور خان صاحب جو resolution لے کر آئے اور میں ان کو اس پر مکمل support کرتا ہوں۔ افغان اللہ صاحب ہمارے بھائی ہیں اور ان کو جذباتی نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم 2018 سے ایکشن کی اپنی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کی پارٹی کو زیادہ problem ہے کہ کبھی bat غائب کر دیتے ہیں اور کبھی ball غائب کر دیتے ہیں۔ جناب! ہمیں نہیں ہے۔ ہم اپنے حساب سے پورے رہا ہیں۔ ہم نے اپنی پوری تیاری کی ہوئی ہے۔ جو اس وقت فضال بلوچستان میں اور خیر پختون خوا میں ہے، وہ شاید ان کو معلوم نہیں ہے۔ نہ اس طرح کی سردی پنجاب میں پڑتی ہے جس طرح کی بلوچستان میں اور خیر پختون خوا میں پڑتی ہے۔ اور اس وقت جو ایک دہشت گردی کی لہر وہاں پر چل پڑی ہے وہ کسی سے چھپی نہیں ہے۔ اس وقت جو قربانیاں ہمارے law enforcement agencies اور دیگر ادارے وہاں پر دے رہے ہیں وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ بارہ ربیع الاول کو جو مستونگ میں سانحہ ہوا، اس میں چپاس سے زائد شہادتیں ہوئیں اور نوے سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ اسی دن ژوب میں ہمارے اداروں پر خود کش حملہ ہوا۔ یہ مدنظر رکھتے ہوئے reality کی طرف جائیں۔

Reality کو مدنظر رکھے بغیر بات کرنا مناسب بھی نہیں ہے۔ ہم تمام colleagues ہیں اور ایک family کی طرح ہیں۔ چیز میں صاحب! یہاں ابھی fog ہے اور کہتے ہیں کہ جہاز land کر سکتا، تو کہتے ہیں کہ جہاز land کرو۔ کیسے کر سکتے ہیں۔ تمام flights cancel ہو رہی ہیں۔ یہ global warming میں میں تیس تیس میٹر بلندی کے جا رہے ہیں کیونکہ پانی کا flow بڑھ گیا ہے۔ دوسرا میں اس طرح کا پانی نہیں آیا ہے۔ جناب! ہم reality کی طرف بات کریں۔ اس وقت جو دہشت گردی ہے، جیسے کہتے ہیں کہ جس زمین پر آگ لگی ہو صرف اسی زمین کو معلوم ہوتا ہے۔ شاید اس وقت پنجاب میں وہ صورت حال نہیں ہے اس لیے ان کو اس کی عینی کا احساس نہیں ہے۔ لیکن جو آواز اس وقت آرہی ہے وہ صرف خیر پختون خوا اور بلوچستان سے آرہی ہے۔ ہم تو اپنا بول رہے ہیں، اب ان کی مرضی وہ جو بھی بات کریں۔ یہ ان کا مکمل right ہے کہ وہ اپنی بات کو defend کریں۔ جیسے انہوں نے II World War کا بھی کہا اور سر دیوں کا بھی بتایا۔

چیز میں صاحب! جیسے میں ہوں یا منظور احمد خان ہیں، ہم کوئٹہ جیسے ٹھنڈے علاقے سے ایکشن لڑ رہے ہیں۔ اس وقت وہاں منفی آٹھ، دس یا بارہ درجہ حرارت چل رہا ہے۔ وہاں نہ گیس ہے، نہ لکڑی ہے تو ہم کس طرح سے اپنی campaign کریں۔ ہمارا تو ووٹر بھی

نہیں ہے، وہ چلا جاتا ہے۔ یا تو وہ سندھ کی طرف یا پھر حب کی طرف migrate کر جاتا ہے۔ توجہ ہمارے problems میں وہ ہم سمجھتے ہیں۔

ابھی جو مولانا صاحب پر attack ہوا، وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ ہم اس کو condemn کرتے ہیں۔ اس وقت ہم کوئی بھی یا کوئی بھی چیز lose کر سکتے اور نہ ہمارا ملک اس کو afford کر سکتا ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ میں دلاور خان leader کے ساتھ ہوں اور میں ان کو مکمل support کرتا ہوں اور انشا اللہ، میں یہ امید کرتا ہوں کہ Election Commission of Pakistan اس پر ضرور غور کرے گا اور اس پر کوئی اچھا decision ضرور لے گا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: Honourable منظور صاحب!

#### Senator Manzoor Ahmad

سنیٹر منظور احمد: چیئرمین صاحب! ہمارے بھائی نے بات کی کہ انسان جب دنیا میں آیا ہے تو اس نے مرننا بھی ہے۔ یہ بالکل درست ہے اور ہمارا ایمان بھی ہے۔ جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو ہمارا ایمان یہی ہے کہ ہم نے ایک دن مرننا ہے۔ لیکن اللہ پاک نے انسان کو اشرف الخلوقات پیدا کیا ہے۔ اس کو سوچ عطا کی ہے اور اس کو فکر دی ہے۔ سامنے ایک کھڈا ہے اور میں اس کھڈے میں چھلانگ مارتا ہوں تو میرا خیال ہے پھر یہ لوگ کہیں گے کہ یہ ڈر گیا ہے اور اب کھڈے میں چھلانگ نہیں مار رہا۔ یہ یقونی کی بات نہیں ہے کہ میں کھڈے میں چھلانگ ماروں گا۔

چیئرمین صاحب! ہم نے کبھی بھی یہ بات نہیں کی ہے کہ ہم سردی کی وجہ سے ایکشن سے فرار لے رہے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے دوستوں نے ابھی کہا درمیٹر کا واقعہ تھا یا مستونگ کا واقعہ تھا یا ایڈوب کا واقعہ تھا یا خیبر پختون خوا کا واقعہ تھا، ہم reality پر بات کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تقریباً جب سے پاکستان بناء ہے، یہ وہی سر دعا لاقے ہیں، چاہے پشتوں ہوں یا بلوج ہوں، ہم ان میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ چاہے وہاں کیس ہو یا نہ ہو، بھلی ہو یا نہ ہو، ہم نے وہاں اپنی زندگی گزاری ہے۔

جو پنجاب میں AC میں یا اور جگہوں پر جو لوگ رہتے ہیں ان کو وہاں کی کیا فکر ہے۔ چاہے وہ بلوج بیلٹ ہو یا پشتوں بیلٹ ہو، میں صرف ایک مثال دوں گا کہ بلوچستان میں گیس کہاں سے نکل رہی ہے؟ ڈیرہ گلی سے نکل رہی ہے۔ پنجاب کی ہر فیکٹری میں گیس کی ترسیل ہو رہی ہے لیکن ڈیرہ گلی کی عوام کو ابھی تک گیس میر نہیں ہے۔ آپ کیوں اس پر میرے سے بات نہیں کرتے ہیں۔ اگر ہم اس پر بات کریں گے تو بہت سی چیزیں منظر عام پر آئیں گی۔

ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ میں تو عام غریب leadership کی بات نہیں کرتا، میں تو عام غریب انسان کی بات کروں گا۔ family کی leadership ہے یا جو بھی ہے، لیکن اگر ایک عام ورکر جب شہید ہو گا تو اس کے گھر کا نظام کون دیکھے گا، کون کفالت کرے گا۔ چیر مین صاحب! یہی leadership اس کٹھن وقت میں کچھ نہیں کرتی ہے۔ اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتے ہیں۔

ہم نے تو بھی بھی یہ بات نہیں کی اور آج بھی ہم تیار ہیں، جیسے کہ بھائی پرنس عمر صاحب نے کہا کہ ہم ایکشن کے لیے تیار ہیں۔ لیکن ہم اپنے عوام کو اور اس ملک کو دہشت گردی کی لپیٹ میں نہیں جانے دیں گے۔ ہاں! امن دے دیں، ہم بالکل ایکشن میں جائیں گے۔ ستر سالہ تاریخ میں ہم کبھی ایکشن سے پچھے نہیں ہٹے ہیں۔ میں آپ کو حوالہ دیتا ہوں کہ 1997 کے حالت امن میں، باوجود برف کے، تنقی درجہ حرارت میں بھی ہم نے ایکشن میں حصہ لیا تھا۔ لیکن اب حالات اس ڈگر پر جاہی نہیں رہے ہیں تو compromise کر لیں۔ شکریہ چیر مین صاحب۔

جناب چیر مین: سیشن بہت چلا ہے۔ میں نے بھی، شہادت صاحب نے بھی بات کی، منظر صاحب نے بھی بات کر لی ہے۔

Let me just now prorogue the session. I will now read out the prorogation order received from the President of Pakistan. In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on Friday, the 5<sup>th</sup> January, 2024 signed President of Pakistan.

Sd/-  
(Dr. Arif Alvi)  
President of Pakistan

(The House was then prorogued sine die)

